SAT.22.Feb.2025
VOLUME:20 NO:48
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4

30 سالہ جشن ورقِ تازہ
Celebrating 30 years of WARAQU-E-TAZA
May 1994 - April 2024

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز ہفتہ 22/فروری 2025
جلد:20 شمارہ: 48
23/شعبان المعظم 1446ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات:4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com–Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
KJ
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

پارلیمانی کمیٹی کی میٹنگ میں ہنگامہ !

اپوزیشن نے اٹھایا بجٹ کے کم استعمال اور دہلی میں بڑھتے جرائم کا معاملہ

نئی دہلی: 21 فروری (ایجنسیز) مرکزی وزارت داخلہ کی پارلیمانی کمیٹی کی میٹنگ میں اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ کے ذریعہ کچھ اہم ایشوز پر آواز بلند کیے جانے کی خبریں سامنے آ رہی ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ ایک وقت ہنگامہ جیسے حالات پیدا ہو گئے، کیونکہ دہلی میں بڑھتے جرائم جیسے اہم معاملوں کو میٹنگ میں سامنے رکھا گیا۔ اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ میں بجٹ کے کم استعمال اور نئی دہلی میں خواتین و بچوں کے خلاف بڑھتے جرائم کو لے کر سوال اٹھائے۔ اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے ان دونوں ہی معاملوں میں حکومت سے جواب طلب کیا ہے۔ وزارت داخلہ کی پارلیمان کمیٹی کی یہ میٹنگ جمعرات اور جمعہ (20 اور 21 فروری) کو بی جے پی رکن پارلیمنٹ رادھا موہن داس اگروال کی صدارت میں ہوئی۔ اس میں 2025-26 کے لیے وزارت داخلہ کے گرانٹ مطالبہ پر تبادلہ خیال ہوا۔ ذرائع کے مطابق ترنمول کانگریس کے ایک رکن پارلیمنٹ نے نربھیا فنڈ کے بجٹ کا استعمال نہ کیے جانے کا ایشو اٹھایا۔ انھوں نے کہا کہ تقریباً دو تہائی فنڈ کا استعمال ہی نہیں کیا گیا۔ نربھیا فنڈ ان پروجیکٹس پر خرچ کیے جاتے ہیں جو شہر میں خواتین کو محفوظ بناتے ہیں۔ ترنمول کانگریس رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ حکومت نے بجٹ میں بارڈر اسٹرکچر اینڈ مینجمنٹ کے فنڈ کو بڑھایا ہے۔ گزشتہ سال اس مد میں 51.3756 کروڑ کا بجٹ الاٹ کیا گیا تھا۔ اس مرتبہ اس میں 74.1840 کروڑ روپے کا اضافہ کیا گیا، اور یہ اب مجموعی طور پر 25.5597 کروڑ روپے ہو گیا ہے۔ حکومت کو اس سلسلے میں وضاحت پیش کرنی چاہیے۔ انھوں نے الزام عائد کیا کہ مردم شماری جیسی سرگرمیاں دھیمی چل رہی ہیں اور اس میں بجٹ کا الاٹمنٹ بھی بہت کم ہے۔ میٹنگ میں مذکورہ بالا ایشوز کے علاوہ اپوزیشن رکن پارلیمنٹ نے جیلوں کی جدید کاری، دہشت گردی و فرقہ وارانہ تشدد کے متاثرین کے لیے مرکزی فنڈ اور انڈمان و نکوبار کے علاوہ لکشدیپ کی ترقی کے لیے دیے گئے فنڈ کے کم استعمال پر بھی فکر ظاہر کی۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ نے قومی راجدھانی دہلی میں خواتین و بچوں کے خلاف بڑھتے جرائم کا ایشو اٹھایا۔ انھوں نے زیر التوا معاملوں مین دہلی پولیس کے ریکارڈ پر فکر بھی ظاہر کی۔ بہرحال، اس میٹنگ میں جمعرات کو سکریٹری برائے داخلہ نے وزارت داخلہ، مرکزی مسلح پولیس فورس، مرکزی پولیس آرگنائزیشن کے طلب گرانٹ پر پریزنٹیشن دیا۔ جمعہ کے روز اس میٹنگ میں سکریٹری برائے داخلہ نے دہلی پولیس، مرکز کے زیر انتظام خطوں دہلی، پڈوچیری، دادر و ناگر حویلی، دمن و دیو، جموں و کشمیر، لداک، لکشدیپ، چنڈی گڑھ اور انڈمان و نکوبار الجزائر کے طلب گرانٹ سے متعلق پریزنٹیشن دیا۔

کانگریس نے امریکہ سے نکالے گئے ہندوستانیوں کو پناما بھیجنے پر پی ایم مودی کو بنایا ہدف تنقید

نئی دہلی: کانگریس نے امریکہ سے ہندوستانی مہاجرین کو نکال کر پناما بھیجے جانے کے متعلق جمعہ کو پی ایم مودی کو سخت الفاظ میں ہدف تنقید بنایا۔ کانگریس غیر قانونی ہندوستانی تارکین وطن کے ساتھ ایسے بے روا سلوک اور غیر اخلاقی رویہ پر پی ایم مودی کی خاموشی کو لے کر سوال اٹھایا ہے اور پوچھا ہے کہ آخر وہ ایسا کیوں ہونے دے رہے ہیں؟ کانگریس کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کیا ہے جس میں یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ ہندوستانی مہاجرین کے ساتھ یہ سلوک ملک کی بے عزتی ہے۔ انھوں نے سوال کیا کہ ہندوستان واپس لانے کی جگہ ہندوستانی تارکین وطن کو آخر پناما کیوں بھیجا جا رہا ہے؟ اور وزیر اعظم مودی نے امریکی صدر ٹرمپ کے ساتھ ملاقات کے دوران کیا معاہدہ کیا؟ انھوں نے یہ بھی پوچھا کہ وزیر اعظم مودی ہمارے شہریوں کے ساتھ اس طرح غیر انسانی سلوک کس طرح ہونے دے رہے ہیں؟ کانگریس لیڈر نے کہا کہ امریکہ سے ہندوستانی شہریوں کو اس طرح نکالا جانا ملک کی بہت بڑی بے عزتی کا سبب بن رہا ہے۔ کے سی وینوگوپال کا کہنا ہے کہ امریکہ نے ہندوستانیوں کو بے حد غیر انسانی طریقے سے ملک واپس بھیجا۔ ہمارے لوگوں کو ہتھکڑی اور بیڑی میں باندھا گیا، سکھ بھائیوں کی پگڑی تک اتروا دی گئی۔ اب اسی سے جڑی یہ خبر آ رہی ہے کہ امریکہ نے ہندوستانیوں کو جہاز میں بھر کر پناما بھیج دیا۔ پناما میں ہندوستانیوں کو قید کر رکھا گیا ہے۔

ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان

نئی 'ہاٹ لائن' شروع کرنے پر اتفاق

99 نئے مقامات پر باڑ لگانے کا فیصلہ

نئی دہلی: 1 فروری (ایجنسیز) ہندوستان اور بنگلہ دیش نے اپنے بارڈر سیکورٹی فورسز کے ڈپٹی کمانڈرس کے درمیان ایک نیا مواصلاتی رابطہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ساتھ ہی دونوں ممالک نے اپنی مشترکہ سرحد پر تقریباً 99 نئے مقامات کی نشاندہی کی ہے جہاں باڑ لگانے کا عمل شروع کیا جائے گا۔ یہ فیصلہ بارڈر سیکورٹی فورس (بی ایس ایف) اور بارڈر گارڈ بنگلہ دیش (بی جی بی) کے ڈائریکٹر جنرلس کے درمیان ہوئی دو سالہ میٹنگ میں لیا گیا۔ یہ میٹنگ 18 فروری سے 20 فروری کے درمیان ہوئی اور جمعرات کو جب یہ میٹنگ ختم ہوئی تو اس کے بعد کچھ اہم باتیں نکل کر سامنے آئیں۔ گزشتہ سال بنگلہ دیش میں شیخ حسینہ حکومت کے زوال کے بعد یہ پہلی اعلیٰ سطحی میٹنگ تھی۔ میٹنگ خیر سگالی والے ماحول میں ختم ہوا، جس میں ہندوستانی فریق نے بنگلہ دیش کو بقیہ 4096 کلومیٹر طویل سرحد پر باڑ لگانے کی ضرورت کے بارے میں بھروسہ دلایا۔ میٹنگ میں دونوں ممالک کے درمیان ایک نئی 'ہاٹ لائن' قائم کرنے پر اتفاق قائم ہوا۔ یہ ہاٹ لائن کولکاتا واقع بی ایس ایف مشرقی کمان کے ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل (اے ڈی جی) اور ڈھاکہ میں واقع بی جی بی ہیڈکوارٹر کے ان کے ہم منصب افسر کے درمیان قائم کی جائے گی۔ افسران نے بتایا کہ اس نئے مواصلاتی نظام کو آفیشیل ریکارڈ میں پہلی بار شامل کیا گیا ہے۔ فی الحال بی ایس ایف اور بی جی بی کے سربراہان کے درمیان، علاقائی کمانڈر (بی جی بی کے لیے آئی جی سطح)، سیکٹر کمانڈر (بی جی بی کے لیے ڈی آئی جی سطح) اور دیگر فیلڈ سطحی افسران کے درمیان مواصلات لنک موجود ہیں۔ ان ہاٹ لائن کا استعمال سرحد سے متعلق ایشوز اور سرحد پار جرائم کے واقعات کی فوری اطلاع کے لیے کیا جاتا ہے۔

سپریم کورٹ نے یوپی پولیس کو عباس انصاری سے متعلق تحقیقات 10 دنوں کے اندر پوری کرنے کا دیا حکم

نئی دہلی: 21 فروری (ایجنسیز) سپریم کورٹ نے جمعہ (21 فروری) کے روز اتر پردیش پولیس کو عباس انصاری کے خلاف گینگسٹر ایکٹ کے تحت چل رہے ایک معاملے میں 10 دنوں کے اندر تحقیقات پوری کرنے کا حکم دیا ہے۔ جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس این کوٹیشور سنگھ کی بنچ نے کہا کہ اس معاملے کی جانچ مکمل ہونے کے بعد وہ عباس انصاری کی ضمانت عرضی پر غور کرے گی۔ قابل ذکر ہے کہ عباس انصاری نے تصادم کے خوف سے 31 جنوری کو گینگسٹر ایکٹ کے تحت ایک معاملے میں ماتحت عدالت کی کارروائی میں ڈیجیٹل ذریعہ سے پیش ہونے کی گزارش کی تھی۔ گزشتہ سال 18 دسمبر کو الہ آباد ہائی کورٹ نے اس معاملے میں عباس انصاری کی ضمانت عرضی خارج کر دی تھی جس میں ان پر مزید کچھ دیگر لوگوں پر اقتصادی و دیگر فائدے کے لیے گروہ بنانے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ چترکوٹ ضلع کے کوتوالی کروی تھانے میں 31 اگست 2024 کو عباس انصاری، نونیت سچا، نیاز انصاری، فراز خان اور شہباز عالم خان کے خلاف اتر پردیش گینگسٹر و غیر سماجی عمل (انسداد) ایکٹ 1986 کی دفعہ 2 اور 3 کے تحت ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔ ان پر جبراً وصولی اور مار پیٹ کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ عباس انصاری مئو انتخابی حلقہ سے سہیل دیو بھارتیہ سماج پارٹی (ایس بی ایس پی) کے رکن اسمبلی ہیں۔ ضمانت عرضی خارج کرتے ہوئے ہائی کورٹ نے کہا تھا کہ معاملے میں جانچ جاری ہے۔ ان کی گرفتاری 6 ستمبر 2024 میں ہوئی تھی۔

سنبھل میں پتھر بازی کے الزام میں قید

خاتون کی درخواست ضمانت منظور، دیگر 79 اب بھی جیل میں!

سنبھل: 21/2/ فروری (ایجنسیز) اتر پردیش کے سنبھل میں گزشتہ سال 24 نومبر کو پیش آنے والی تشدد کی واردات کے دوران پتھر بازی کے الزام میں گرفتار ایک خاتون کو عدالت نے ثبوت نہ ہونے کی بنیاد پر ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا ہے۔ چاندوسی کی سی جے ایم عدالت نے خاتون کو ایک لاکھ روپے کے مچلکہ پر ضمانت دی، جب کہ اسی معاملے میں گرفتار دیگر 79 ملزمان کی درخواست ضمانت اب تک منظور نہیں ہوئی ہے۔ واضح رہے کہ 24 نومبر 2024 کو سنبھل میں ہونے والے تشدد کے بعد پولیس نے 80 افراد کو گرفتار کیا تھا، جن میں چار خواتین بھی شامل تھیں۔ ان میں سے ہندو پورا کھیڑا کی رہائشی فرحانہ کو پتھراؤ کے الزام میں جیل بھیجا گیا تھا۔ وکیل غنی انور کے مطابق، فرحانہ کی بے گناہی ثابت کرنے کے لیے پولیس اور انتظامیہ کو درخواست دی گئی تھی۔ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد پولیس کو اس کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ملا، جس کے بعد اسے عدالت نے ضمانت پر رہا کرنے کا فیصلہ دیا۔ سنبھل تشدد کیس میں پولیس نے ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل چارج شیٹ داخل کی ہے، جس میں 6 مقدمات کے تحت 79 افراد کو نامزد کیا گیا ہے۔ ان پر فساد، آتش زنی، پتھراؤ اور فائرنگ جیسے سنگین الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ چارج شیٹ کے مطابق، تشدد میں چار افراد ہلاک ہوئے، جبکہ 29 پولیس اہلکار زخمی ہوئے۔ اس دوران ایک کروڑ روپے سے زائد کی املاک کو نقصان پہنچا، جس کی وصولی ملزمان سے کیے جانے کی بات کہی گئی ہے۔ چارج شیٹ میں منظم جرائم اور غیر ملکی فنڈنگ کے الزامات بھی عائد کیے گئے ہیں۔ پولیس کا دعویٰ ہے کہ دبئی میں مقیم ایک مفرور شخص شارق ساٹھا اس سازش کا مرکزی کردار تھا۔ اس کیس میں اس کے دو ساتھی، ملّا افروز اور محمد وارث، پہلے ہی گرفتار کیے جا چکے ہیں۔

کرناٹک: اب بسوں میں مردوں کے لیے سیٹیں ہوں گی

بنگلورو: بس اور میٹرو وغیرہ میں سفر کرتے ہوئے آپ نے ہمیشہ دیکھا ہوگا کہ کچھ سیٹیں خواتین کے لیے ریزرو ہوتی ہیں۔ ان سیٹوں کے اوپر 'مہیلائیں' یا 'لیڈیز' لکھا ہوتا ہے۔ میٹرو پر تو یہ آڈیو پیغام میں سننے کو ملتا ہے کہ "خواتین کے لیے ریزرو سیٹیں ان کے لیے چھوڑ دیں"۔ اگر کوئی مرد خواتین کے لیے ریزرو سیٹ پر بیٹھ کر سفر کرتا ہے تو انھیں جرمانہ دینا پڑ سکتا ہے۔ لیکن کیا آپ نے کبھی ایسا محسوس کیا ہے کہ بسوں میں خواتین کی سیٹ پر تو خواتین بیٹھی ہوتی ہی ہیں، دیگر سیٹوں پر بھی خواتین ہی بیٹھی نظر آتی ہیں۔ کچھ ایسا ہی نظارہ کرناٹک میں دیکھنے کو مل رہا ہے۔ ایسی حالت میں مردوں کو سیٹ نہیں مل پاتی۔ دراصل کرناٹک کی کانگریس حکومت کی گارنٹیوں میں سے ایک 'شکتی یوجنا' ہے، جس میں خواتین کو مفت بس سفر کی سہولت دی گئی ہے۔ اس وجہ سے بسوں میں خواتین کی تعداد کافی بڑھ گئی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ خواتین کے لیے جو سیٹ ریزرو نہیں ہوتی، وہاں بیٹھے مردوں سے بھی خواتین کے لیے سیٹ خالی کرنے کو کہہ دیا جاتا ہے۔ لیکن اب حالات بدلنے والے ہیں۔ کرناٹک اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے میسور ڈویژن نے اس معاملے میں ایک سرکاری حکم جاری کر دیا ہے۔ میسور ڈویژنل کنٹرولر نے حال ہی میں ڈرائیوروں اور ملازمین کو اس معاملے پر توجہ دینے کا حکم جاری کیا ہے۔ یہ حکم مردوں کے لیے ریزرو سیٹوں پر خواتین کے سفر کرنے سے متعلق جاری ہوا ہے۔ یہ فیصلہ لیا گیا کیونکہ وشنو وردھن ایس نے مرکزی دفتر میں شکایت درج کرائی، جس میں کہا گیا کہ میسور شہر کے ٹرانسپورٹ میں مرد مسافروں کے لیے ریزرو سیٹوں پر خاتون مسافر بیٹھتی ہیں اور مرد مسافروں کو سیٹ نہیں ملتی ہے۔

نفرت انگیز تبصرہ معاملہ میں کیرالہ ہائی کورٹ نے بی جے پی لیڈر پی سی جارج کی پیشگی ضمانت عرضی کو کیا خارج

کیرالہ ہائی کورٹ نے جمعہ کے روز بی جے پی لیڈر پی سی جارج کی پیشگی ضمانت عرضی کو خارج کرنے کا فیصلہ سنایا۔ پی سی جارج کے خلاف حال ہی میں ٹیلی ویژن پر ایک بحث (ڈیبیٹ) کے دوران نفرت انگیز بیان دینے کا الزام ہے۔ اس سلسلے میں ان کے اوپر گرفتاری کی تلوار لٹک رہی ہے، اسی لیے انھوں نے پیشگی ضمانت عرضی عدالت میں داخل کی تھی۔ پی سی جارج نے اپنی پیشگی ضمانت کے لیے اس وقت ہائی کورٹ کا رخ کیا تھا جب کوٹایم ضلع سیشن کورٹ نے ان کی پیشگی ضمانت عرضی خارج کر دی تھی۔ مسلم یوتھ لیگ کے لیڈر محمد شہاب کی شکایت پر ایراٹپیٹا پولیس نے نفرت انگیز بیان سے متعلق جارج کے خلاف معاملہ درج کیا تھا۔ اپنی شکایت میں شہاب نے الزام عائد کیا تھا کہ ان کے تبصرہ سے الگ الگ مذہبی طبقات کے درمیان نفرت پھیل سکتی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ سابق رکن اسمبلی پی سی جارج پر الزام ہے کہ انھوں نے ایک ٹیلی ویژن چینل پر بحث کے دوران ایک اقلیتی طبقہ کے خلاف نفرت انگیز تبصرہ کیا۔ ان کے خلاف کیرالہ پولیس ایکٹ کی دفعہ 120 (0) اور بی این ایس کی دفعہ 299 اور دفعہ 199 (1)(A) کے تحت معاملہ درج کیا گیا ہے۔

'حج واکاتھن' حوصلہ افزا ثابت ہوا، عازمین حج اصحت وجسمانی ورزش کی طرف ہوئے متوجہ

نئی دہلی: ہندوستان اور پورے عالم اسلام میں ماہ رمضان المبارک کی آمد سے قبل ہی موسم حج کی بھی ابتدا ہو جاتی ہے اور حجاج کرام مناسک حج، مخصوص دعاؤں کی یاد گردانی اور روحانی اعمال پر توجہ کے ذریعے فریضہ حج کی تیاریوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ رمضان المبارک کو الوداع کہنے اور عید الفطر کے بعد شوال المکرم کے مہینے میں حج کی تیاریوں کا سلسلہ مزید تیزی کے ساتھ اپنے اختتام کی جانب گامزن ہو جاتا ہے کہ اب آئندہ ماہ ذوالقعدہ میں حج پروازیں مقدس شہر رسول مدینہ المنورہ اور مکہ مکرمہ کے لیے جدہ روانہ ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ گزشتہ برسوں میں دیکھا جاتا رہا ہے کہ سعودی عربیہ پہونچنے کے بعد وہاں کی جغرافیائی صورتحال، تیز دھوپ، شدید گرمی اور بخار کی بناء پر اور جذبِ ایمانی سے مغلوب ہو کر طواف وسعی، مقام مقدسہ کی زیارات اور عمرہ کی تکرار کی وجہ سے حجاج کرام حج کے اصل، حقیقی اور مخصوص ایام کی آمد اور خیموں کے شہر منیٰ پہونچنے سے پہلے ہی جسمانی اعتبار سے بہت خستگی کے شکار ہو کر مضمحل ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ پہلے سے کمزور جسمانی و ذہنی قوی رکھنے والے افراد تو بیمار بھی پڑ جاتے ہیں۔ حجاج کرام کو ایسی تمام صورت حال سے دوچار ہونے سے محفوظ رکھنے کے لیے مملکت سعودی عربیہ کی وزارت حج و عمرہ اور حکومت ہند میں حج امور کی نگراں وزارت اقلیتی امور کی تجاویز پر حجاج کرام کو حج کے سفر کے دوران جسمانی اعتبار سے صحت مند اور چست و درست رکھنے کے لیے روزانہ پیدل چلنے اور قوت بخش ورزشوں کی مشق جاری رکھنے کے لیے رغبت اور دلچسپی پیدا کرنے پر توجہ مبذول کرانے اور اسی مقصد کے عملی حصول کے لیے دہلی اسٹیٹ حج کمیٹی کی جانب سے گزشتہ 18 اپریل کو جامعہ ملیہ اسلامیہ کے کریٹ گراؤنڈ میں حج انتظامات اور حجاج کرام کی کلی فلاح و بہبود کے لیے پہلی دفعہ ایک 'حج واکاتھن' کا انعقاد کیا گیا جس میں حکومت ہند کے وزیر برائے اقلیتی امور کرن رجیجو، دہلی اسٹیٹ حج کمیٹی کی چیئر پرسن کوثر جہاں، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مظہر آصف، حج کمیٹی کے ایگزیکٹو آفیسر اشفاق احمد عارفی، ڈپٹی ایگزیکٹو آفیسر محسن علی اور دیگر شخصیات کے ساتھ بڑی تعداد میں دہلی کے مرد و خواتین عازمین حج نے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔ اسی ضمن میں ان دنوں دہلی اسٹیٹ حج کمیٹی کے دفتر حج منزل میں جاری 15 روزہ حج تربیتی پروگرام میں بھی ارکان و مسائل اور حج سے متعلق مختلف امور و معاملات کے ساتھ ساتھ ہیلتھ اور فٹنس پروگرام کے تحت ضروری جسمانی ورزشوں کی تربیت پر مشتمل ایک مکمل سیشن رکھا گیا ہے۔ اس میں حکیمی نکتہ نظر سے عملی طور پر جسمانی ورزشوں کی تربیت کے ماہر حکومت ہند سے سکبدوش مشہور و معروف شخصیت ڈاکٹر بدر الاسلام کیرانوی اور ان کی شریک کار خاتون ٹریز کوثر حجاج کرام کو صحت مند رہنے اور دوران حج ذہنی دباؤ سے محفوظ ہو کر ترو تازہ رہنے کی تربیت دے رہے ہیں۔ دیکھا جا رہا ہے کہ حج کمیٹی کی طرف سے حج منزل میں دی جا رہی تربیت اور حج واکاتھن سے ترغیب پا کر دہلی کے مختلف علاقوں میں حجاج کرام ذہنی و روحانی تیاریوں کے ساتھ ساتھ اب جسمانی ورزشوں کی جانب بھی توجہ دینے لگے ہیں۔

ریل کی وزارت کا ایکس کے نام خط تحریر

دہلی ریلوے اسٹیشن بھگدڑ کی ویڈیوز ہٹانے کا مطالبہ

نئی دہلی: 21 فروری (ایجنسیز) مریلوے کی وزارت نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس کو خط لکھ کر 15 فروری کو دہلی ریلوے اسٹیشن پر ہوئی بھگدڑ سے متعلق تمام ویڈیوز اور تصاویر ہٹانے کی درخواست کی ہے۔ وزارت نے اپنے خط میں اخلاقی اصولوں اور آئی ٹی پالیسی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان ویڈیوز میں مردہ اجسام اور بے ہوش مسافروں کی جھلک دکھائی دیتی ہے، جو مناسب نہیں ہے۔ وزارت نے ایکس کو 36 گھنٹوں کے اندر تقریباً 250 ویڈیوز ہٹانے کے لیے کہا ہے۔ تاہم، ابھی تک ایکس کی جانب سے کوئی جواب نہیں ملا ہے۔ خیال رہے کہ 15 فروری کو نئی دہلی ریلوے اسٹیشن پر اس وقت بھگدڑ مچ گئی جب مہاکمبھ جانے والے ہزاروں مسافر اسٹیشن پر جمع ہو گئے۔ خصوصی ٹرینوں کی تاخیر اور پلیٹ فارم میں اچانک تبدیلی کی اطلاع نے افراتفری پیدا کر دی، جس کے نتیجے میں 18 افراد جاں بحق اور 15 زخمی ہو گئے۔ ریلوے حکام کے مطابق، بھگدڑ پلیٹ فارم نمبر 14 اور 15 کے درمیان سیڑھیوں پر ہوئی۔ پلیٹ فارم 14 پر کھڑی مگدھ ایکسپریس اور پلیٹ فارم 15 پر موجود اتر سمپرک کرانتی ایکسپریس کی جانب جانے والے مسافر اوور برج سے گزرتے وقت سیڑھیوں پر گر گئے، جس سے دیگر افراد بھی زد میں آ گئے۔ اس واقعے کی وجوہات جاننے کے لیے ریلوے انتظامیہ نے دو رکنی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ اس میں ناردن ریلوے کے پی سی سی ایم نرسنگ دیو اور پی سی ایس سی پونج گنگوار شامل ہیں۔ انہیں نئی دہلی ریلوے اسٹیشن کی ویڈیو فوٹیج اور دیگر شواہد کا تجزیہ کر کے ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی کی ہدایت دی گئی ہے۔ یہ حادثہ ریلوے کی بد انتظامی کا نتیجہ سمجھا جا رہا ہے، جہاں مسافروں کو وقت پر اطلاع نہ ملنے اور پلیٹ فارم میں اچانک تبدیلی کے سبب بھگدڑ مچی۔ ریلوے کی جانب سے مستقبل میں ایسے واقعات سے بچنے کے لیے حفاظتی اقدامات سخت کرنے کا عندیہ دیا گیا ہے۔

انتخابی منشور میں مسلمانوں سے متعلق کئے گئے وعدے پورے کئے جائیں گے، چندرا بابو نائیڈو کی یقین دہانی

امراوتی: آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ اور تلگو دیشم پارٹی کے سربراہ این چندرا بابو نائیڈو نے یقین دہانی کرائی کہ مسلمانوں سے متعلق انتخابی منشور میں جو وعدے کیے گئے ہیں انہیں جلد اور کچھ کو بتدریج پورا کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ یقین دہانی علماء کونسل آف انڈیا کے قومی صدر مفتی محمد فاروق القاسمی کو کرائی۔ مفتی فاروق نے کہا کہ وزیر اعلیٰ مسٹر نائیڈو نے مسلمانوں کی فلاح و بہبود سے متعلق جو وعدے انتخابی منشور میں کیے گئے ہیں انہیں جلد یا بتدریج پورے کیے جائیں گے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ حکومت جلد اقلیتی جنرل یونیورسٹی سے متعلق منصوبے پر غور و خوض کرے گی۔

اڈانی تنازعہ پی ایم مودی کا ذاتی معاملہ نہیں، یہ پورے ملک کا معاملہ ہے: راہل گاندھی

نئی دہلی: 21 فروری (ایجنسیز) لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے امریکہ میں اڈانی تنازعہ سے متعلق پوچھے گئے سوال کو پی ایم مودی کے ذریعہ ذاتی بتائے جانے پر ایک بار پھر حملہ کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اڈانی گروپ سے جڑا تنازعہ کوئی ذاتی معاملہ نہیں ہے، بلکہ یہ پورے ملک سے جڑا معاملہ ہے۔ رائے بریلی سے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے اپنے پارلیمانی حلقہ کے دو روزہ دورے کے آخری دن لال گنج میں ایک تقریب کے دوران طلبا کو خطاب کرتے ہوئے یہ بیان دیا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ اڈانی گروپ سے جڑا تنازعہ پورے ملک سے تعلق رکھتا ہے اور یہ بے حد اہم معاملہ ہے۔ پی ایم مودی کو اس کے بارے میں بات کرنی چاہیے تھی۔ امریکہ کہہ رہا ہے کہ اڈانی نے بدعنوانی کی ہے، لیکن ہندوستان میں وزیر اعظم اپنے دوست اڈانی سے کوئی سوال کیوں نہیں پوچھ رہے ہیں؟ کانگریس لیڈر نے وزیر اعظم نریندر مودی کے حالیہ امریکہ دورہ کے دوران میڈیا کے ساتھ ان کی بات چیت کا تذکرہ کرتے ہوئے مذکورہ بالا بیانات دیے۔ کانگریس کے سابق صدر نے وزیر اعظم کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ "مودی جی، یہ کوئی ذاتی معاملہ نہیں ہے۔ یہ ملک کا معاملہ ہے۔" راہل گاندھی نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ پی ایم مودی نے امریکی میڈیا سے کہا کہ صنعت کار گوتم اڈانی ان کے دوست ہیں، وہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ سے ان کے بارے میں کچھ نہیں پوچھیں گے۔ راہل گاندھی نے اپنی بات آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ "اڈانی کے خلاف امریکہ میں بدعنوانی اور چوری کا معاملہ ہے، اور ہمارے وزیر اعظم کیا کہتے ہیں، یہ ایک ذاتی معاملہ ہے اور ہم اس پر بات نہیں کرتے ہیں۔ اگر وہ واقعی میں ہندوستان کے وزیر اعظم ہوتے تو انھوں نے ٹرمپ سے اس معاملے کے بارے میں پوچھا ہوتا، اور ان سے کہا ہوتا کہ وہ اس کی جانچ کرائیں گے، اور اگر ضرورت پڑی تو اڈانی کو جانچ کے لیے (امریکہ) بھیجیں گے۔ لیکن انھوں نے کہا کہ یہ ایک ذاتی معاملہ ہے۔" واضح رہے کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس میں جب پی ایم مودی سے گوتم اڈانی گروپ کے بارے میں چل رہے تنازعہ سے متعلق سوال کیا گیا تھا تو وزیر اعظم نے کہا تھا "یہ ایک ذاتی معاملہ تھا، اور جب دو ممالک کے لیڈران ملتے ہیں تو ایسے معاملوں پر بات نہیں کی جاتی ہے۔" راہل گاندھی نے پی ایم مودی کے اسی بیان کو آج ہدف تنقید بنایا۔

ہندوستان میں بنگلہ دیشیوں کی غیر قانونی دراندازی کم ہوئی: بی ایس ایف چیف کا دعویٰ

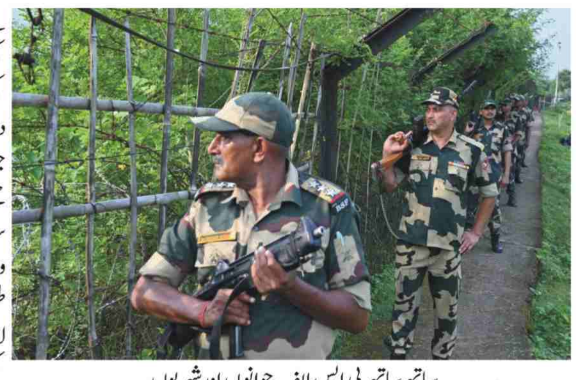

نئی دہلی: 21 فروری (ایجنسیز) بارڈر سیکورٹی فورس (بی ایس ایف) کے سربراہ دلجیت سنگھ چودھری نے ایک بیان میں کہا ہے کہ گزشتہ سال بنگلہ دیش میں تبدیلیٔ اقتدار کے بعد بنگلہ دیشیوں کی غیر قانونی دراندازی میں کافی حد تک کمی آئی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ بارڈر گارڈ بنگلہ دیش (بی جی بی) کی مدد سے یہ ممکن ہوسکا ہے۔ انھوں نے بی جی بی سے بارڈر پر سیکورٹی یقینی بنائے جانے سے متعلق کہے جانے کی جانکاری دی تا کہ دراندازی کے ساتھ ساتھ بی ایس ایف جوانوں اور شہریوں پر حملے جیسی چیزیں نہ ہوں۔ بی ایس ایف چیف دلجیت سنگھ چودھری اور بارڈر گارڈ بنگلہ دیش چیف ڈائریکٹر جنرل میجر جنرل اشرف الزماں صدیقی نے 3 روزہ میٹنگ میں بہت سے ایشوز پر بات چیت کی۔ ان میں ہندوستان کی توجہ غیر قانونی دراندازی، بی ایس ایف جوانوں اور شہریوں پر حملے، ہندو اقلیتوں کے ساتھ ہوئے پرتشدد واقعات پر تھی۔ دوسری طرف بنگلہ دیش نے زیرو لائن کے پاس 150 گز کی دوری میں ہندوستان کی طرف سے کی جا رہی فنسنگ (باڑ لگانا) کا ایشو اٹھایا۔ دہلی میں دونوں ممالک کے درمیان 55 واں ڈائریکٹر جنرل سطحی بارڈر مذاکرہ پروگرام 17 سے 20 فروری تک چلا۔ خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی کے مطابق بی ایس ایف ڈائریکٹر جنرل دلجیت سنگھ چودھری نے کہا کہ ہندوستانی فریق نے میٹنگ کے دوران بی جی بی سے گزارش کی کہ وہ یہ یقینی بنائے کہ سرحد پوری طرح سے محفوظ رہے اور سرحد پر کوئی دراندازی نہ ہو۔ اس سے بنگلہ دیشی جرائم پیشوں کی جانب سے بی ایس ایف اہلکاروں اور مقامی ہندوستانیوں پر حملہ کے واقعات نہیں ہوں گے۔ بنگلہ دیش سے ہندوستان میں غیر قانونی دراندازی کے واقعات کے بارے میں سوال کیے جانے پر دونوں سربراہان نے کہا کہ گزشتہ سال 5 اگست کے بعد 4096 کلومیٹر طویل بین الاقوامی سرحد پر ایسے واقعات میں کمی آئی ہے۔ دلجیت سنگھ چودھری نے کہا کہ "دراندازی میں بہت کمی واقع ہوئی ہے اور یہ بی جی بی کی مدد سے ممکن ہوا ہے۔ پورے بحران (گزشتہ حکومت کے زوال) کے دوران بی جی بی ہمارے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑی رہی اور سرحد پر امن بنائے رکھنے میں ہماری مدد کی۔"

بیٹی کی پیدائش پر شوہر کی محبت کی برسات، دبئی میں خاتون کو کروڑوں کے تحائف

ابوظہبی: دبئی میں ایک شوہر نے اپنی اہلیہ کو دوسرے بچی کی پیدائش پر اتنے پرتعیش تحائف دیے کہ دیکھنے والے حیران رہ گئے۔ اس شاندار لمحے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے، جس میں یہ جوڑا اپنی خوشیوں کا اظہار کر رہا ہے۔ دوسری بار ماں بننے والی ملائکہ راجہ نے انسٹاگرام پر ایک ویڈیو شیئر کی، جس میں انہوں نے دکھایا کہ ان کے شوہر نے انہیں کون سے قیمتی تحائف دیے ہیں۔ ویڈیو میں ملائکہ نے اپنی گلابی رنگ کی مرسڈیز بینز جی ویگن، 2 ملین ڈالر مالیت کا نیا گھر، ڈیزائنر بیگز اور بیش قیمت زیورات کی جھلک دکھائی۔

ملائکہ نے بتایا کہ ان کے شوہر نے انہیں:

گلابی رنگ کی کسٹمائزڈ مرسڈیز بینز جی ویگن تحفے میں دی۔ 2 ملین ڈالر مالیت کا گھر دیا۔ 8 ڈیزائنر بیگز (جن کی مالیت 000,100 ڈالر ہے) تحفے میں ملے۔ 000,80 ڈالر کا قیمتی بریسلٹ بھی ملا۔ روزانہ 000,10 ڈالر مالش کے لیے مختص کیے گئے۔ نومولود بیٹی کے کپڑوں کے لیے ہر ماہ 000,50 ڈالر دیے جائیں گے۔ بیٹی کو 000,200 ڈالر کا ٹینس بریسلٹ اور 000,70 ڈالر کے سونے کے زیورات بھی دیے گئے۔ یہ ویڈیو انسٹاگرام پر زبردست مقبولیت حاصل کر رہی ہے، جسے اب تک 15 ملین سے زائد بار دیکھا جا چکا ہے اور 5 لاکھ سے زیادہ لوگ اسے پسند کر چکے ہیں۔ صارفین کے دلچسپ تبصرے بھی سامنے آ رہے ہیں۔ ایک صارف نے مذاق میں کہا، "یہ سب دیکھنے کے بعد میری ریکوری کے لیے ایک لاکھ ڈالر چاہیے۔" ایک خاتون نے تبصرہ کیا، "جب میں ماں بنی تو میرے شوہر نے بس میرے لیے آلو چھیل دیے تھے!" یہ حیران کن ویڈیو سوشل میڈیا پر لوگوں کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے اور لوگ اس شاہانہ طرزِ زندگی پر حیرت کا اظہار کر رہے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
22 Feb. 2025

سیاسی فائدہ کے لئے جھوٹ اور پروپیگنڈہ

ازقلم: مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

موجودہ حکومت ہمیشہ ایسے موضوع کی تلاش میں رہتی ہے، جو مسلمانوں کے خلاف نفرت کا بازار گرم کرنے میں معاون ومددگار ہو، اور زیادہ تر اس میں جھوٹ کا سہارا لیا جاتا ہے، ایک ایسا ہی جھوٹ ہے، جس کو ’’لَو جہاد‘‘ کا عنوان دیا گیا ہے، یعنی مسلمان نوجوان ہندو لڑکیوں سے محبت وپیار کے نام سے تعلق استوار کرتے ہیں، اور بالآخر اس لڑکی کو مسلمان بنا لیتے ہیں، اس جھوٹ کو اتنی شدت اور تکرار کے ساتھ بار بار پیش کیا جاتا ہے کہ ایک بڑا طبقہ اس سے متاثر ہو رہا ہے؛ کیوں کہ اکثر لوگ سنی سنائی باتوں پر یقین کر لیتے ہیں، تحقیق کی زحمت نہیں اُٹھاتے؛ چنانچہ اس وقت مہاراشٹرا کی بھاجپا حکومت نے لو جہاد کے خلاف قانون سازی کا ارادہ ظاہر کیا ہے، جس کا صاف مقصد سیاسی فائدہ اُٹھانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت کچھ ایسی رکھی ہے کہ وہ محبت کا بھوکا ہے؛ اسی لئے اسے خوشی کے ماحول میں ایسے لوگوں کی جستجو ہوتی ہے جو اس کی مسرت میں شریک ہوسکیں، یہ شرکت اس کی خوشی کو دوبالا کر دیتی ہے، اسی طرح کسی انیس وغمخوار کی موجودگی اس کے غم کو ہلکا کرنے کا باعث بنتی ہے، یہ محبت اسے اکثر ایسے رشتوں سے حاصل ہوتی ہے جو فطری ہیں اور جس میں اس کے اختیار کو کوئی دخل نہیں؛ مگر ایک رشتہ ایسا بھی ہے جس کو انسان اپنی پسند اور اختیار سے وجود میں لاتا ہے، یہ ہے رشتۂ نکاح، نکاح کے بندھن میں بندھنے والے مرد وعورت کا ایک خاندان ایک علاقہ اور ایک زبان سے وابستہ ہونا ضروری نہیں، بہت سی دفعہ بالکل اجنبی لوگوں کے درمیان رشتہ طے پاتا ہے؛ لیکن یہ رشتہ ایسی محبت واُلفت کو جنم دیتا ہے جس کی گہرائی اکثر اوقات دوسرے تمام رشتوں سے بڑھ جاتی ہے، پرانے رشتے اس نئے رشتہ کے مقابلہ میں ہیچ ہوجاتے ہیں، یہ رشتہ یوں بھی اہم ہوتا ہے کہ دونوں فریق کا مستقبل موت تک ایک دوسرے سے جڑا ہوتا ہے، یہ ایک دوسرے کے ذریعہ ماں باپ بنتے ہیں اور باہمی تعاون کے ساتھ اپنے جگر پاروں کی پرورش کرتے ہیں، ایک زمانہ تک وہ خود ایک دوسرے کے لئے سنہرے خواب کی حیثیت رکھتے تھے اور اب دونوں مل کر اپنی آئندہ نسل کے لئے خواب دیکھتے ہیں۔ اسی لئے رشتۂ نکاح میں دونوں فریق کے درمیان زیادہ سے زیادہ ہم آہنگی ہونی چاہئے، یہ ہم آہنگی رشتوں کو پائیدار بناتی ہے، جو لوگ وقتی طور پر کسی پر دل پھینک دیتے ہیں اور اس بنیاد پر ازدواجی رشتہ سے بندھتے ہیں، عموماً ان کے درمیان تعلق میں استحکام باقی نہیں رہتا، ہم آہنگی کے لئے ایک ضروری شرط فکر وعقیدہ کی موافقت بھی ہے، سوچئے کہ اگر ایک شخص اللہ کو ایک مانتا ہو اور اللہ کے سوا کسی کے سامنے اپنی پیشانی رکھنے کو سب سے بڑا جرم تصور کرتا ہو، اس کی اس شخص کے ساتھ چوبیس گھنٹے کی زندگی میں کیسے موافقت ہوسکتی ہے جو سینکڑوں مخلوقات کا پجاری ہو، جب دونوں کے مذہبی تہوار آئیں گے تو اگر وہ اپنے نظریہ میں سنجیدہ اور سچا ہو تو کیا ان کے درمیان نزاع پیدا نہیں ہوگی؟ جب اولاد کی تعلیم وتربیت اور ان کی مذہبی وابستگی کا مسئلہ آئے گا تو کیا آپس میں کھینچ تان کی نوبت نہیں آئے گی؟ یقیناً آئے گی؛ اسی لئے اسلام میں جو چیزیں نکاح میں رکاوٹ مانی گئی ہیں، جن کو فقہ کی اصطلاح میں ’’موانع نکاح‘‘ کہا جاتا ہے، ان میں ایک اختلافِ دین بھی ہے۔ اس کی تفصیلات کو تین نکات میں سمیٹا جاسکتا ہے، اول یہ کہ مسلمان لڑکی کا نکاح کسی بھی غیر مسلم لڑکے سے نہیں ہوسکتا، خواہ وہ یہودی وعیسائی ہو یا کافر و مشرک، جیسے ہندو بدھسٹ وغیرہ، اور اس کی وجہ ظاہر ہے کہ ایک عورت کے لئے مخالف ماحول میں اپنے ایمان کی حفاظت دشوار ہوجائے گی، دوسرے: کسی مسلمان مرد کا نکاح یہودی اور عیسائی عورت کے علاوہ کسی بھی غیر مسلم عورت سے نہیں ہوسکتا، ظاہر ہے اس میں ہندو خواتین بھی شامل ہیں، تیسرے: مسلمان مرد کا نکاح یہودی اور عیسائی عورت سے ہوسکتا ہے؛ لیکن اس سلسلہ میں دو باتیں پیش نظر رہنی چاہئیں، ایک یہ کہ یہودی اور عیسائی ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس نے حکومت کی مردم شماری کے خانہ میں اپنے ساتھ یہودی یا عیسائی لکھا ہو، جیسا کہ آج کل اہل مغرب کا حال ہے؛ بلکہ ضروری ہے کہ وہ حقیقتاً یہودی اور عیسائی ہو، یعنی خدا پر، نبوت پر، الہامی کتاب پر اور آخرت کے نظام پر ایمان رکھتی ہو، دوسرے اگرچہ یہودی اور عیسائی خواتین سے نکاح کی گنجائش ہے؛ لیکن یہ بھی کراہت سے خالی نہیں، سیدنا حضرت عمر فاروقؓ نے جب یہ بات سنی کہ شام کے علاقہ میں مسلمان مرد یہودی اور عیسائی عورتوں سے نکاح کر رہے ہیں تو اس کو سختی سے منع کیا، اس کی دو مصلحتیں بالکل واضح ہیں، پہلی مصلحت یہ ہے کہ اس سے مسلم خاندانوں میں غیر اسلامی افکار اور اجنبی ثقافت کے گھس آنے کا اندیشہ ہے، دوسری مصلحت یہ ہے کہ سیاسی اور دفاعی اعتبار سے مسلمانوں کے حرم میں ایسی خواتین کا آنا نہایت نقصاندہ ہے، جنرل اکبر خان نے سیرت نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اپنی کتاب ’’حدیثِ دفاع‘‘ میں اس پر بڑی چشم کشا گفتگو کی ہے، ۱۹۶۷ء کی جنگ میں اسرائیل کی کامیابی اور مصر وشام کی پسپائی کا بنیادی سبب یہی ہوا کہ بڑے بڑے کمانڈروں کی بیویاں عیسائی اور یہودی تھیں اور سارے جنگی راز لمحہ بہ لمحہ اسرائیل تک پہنچ رہے تھے، افسوس کہ عربوں کی آنکھ اب تک نہیں کھلی، مصر کے موجودہ ڈکٹیٹر سیسی کی ماں یہودی تھی، یہاں تک کہ اس کا ماموں طویل عرصہ تک اسرائیل کا وزیر تعلیم رہا، اسی طرح شاہ اُردن کی بیوی عیسائی ہے، یاسر عرفات مرحوم کی بیوی کا بھی یہی حال تھا، یہی بے راہ روی ہے جس نے مسلم ملکوں کو ایسا کمزور کر دیا ہے کہ وہ یہودی اور عیسائی طاقتوں سے آنکھ ملانے اور ان کے سامنے زبانِ احتجاج کھولنے کی بھی ہمت نہیں پاتے؛ اس لئے کوئی شبہ نہیں کہ حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کو جو تنبیہ فرمائی تھی، وہ ان کی فراست ایمانی اور گہری بصیرت پر مبنی تھی۔ بہرحال اس میں تو کوئی دورائے ہے ہی نہیں کہ مشرک مرد سے مسلمان عورت کا یا مشرک عورت سے مسلم مرد کا نکاح نہیں ہوسکتا، افسوس کہ اس روشن حقیقت کے باوجود اس وقت فرقہ پرست طاقتوں نے ’’لَو جہاد‘‘ کا افسانہ چھیڑ رکھا ہے، اگر اسلام اس کا قائل ہوتا اور مسلمان نکاح کو اشاعتِ اسلام کا ذریعہ بنانا چاہتے تو غیر مسلم اقوام سے نکاح کی ممانعت نہیں کی گئی ہوتی؛ بلکہ اس کی حوصلہ افزائی کی جاتی، جیسا کہ آج کل عیسائی دنیا میں کی جاتی ہے؛ بلکہ اسلام میں تو یہ بات بھی پسندیدہ نہیں ہے کہ کوئی مرد یا عورت اس لئے اسلام قبول کرے کہ اس کی فلاں شخص سے شادی ہوجائے، اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور ہدایت کو حاصل کرنا اس کا مقصد نہ ہو، عہد نبوی میں مکہ فتح ہونے سے پہلے تک یہ بات واجب قرار دی گئی تھی کہ وہ مدینہ منورہ ہجرت کر جائیں، ایک صاحب اسلام قبول کر چکے تھے؛ لیکن وطن سے جو فطری محبت ہوتی ہے، اس کی وجہ سے ان کا دل ہجرت کرنے پر آمادہ نہیں تھا؛ لیکن وہ جن خاتون سے نکاح کرنا چاہتے تھے، ان خاتون نے شرط لگا دی کہ اس کے لئے ہجرت کرنی ہوگی، بالآخر انھوں نے ہجرت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات پسند نہیں آئی؛ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمل کی قبولیت اور اس پر اجر وثواب کا مدار نیت پر ہے ’’إنما الأعمال بالنیات‘‘ جس کی نیت اللہ اور رسول کی خوشنودی حاصل کرنا ہوگا، اس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف سمجھی جائے گی، یعنی اللہ تعالیٰ اس کو اجر عطا فرمائیں گے، اور جس کی ہجرت نکاح یا کسی دنیاوی غرض کے لئے ہو، اس کی ہجرت قابل اجر وثواب نہیں ہے، تو اگر کوئی شخص دل کی آمادگی کے ساتھ اسلام قبول نہ کرے، صرف اس لئے مسلمان ہوجائے کہ فلاں لڑکے یا لڑکی سے میری شادی ہوجائے تو اندیشہ ہے کہ اس کو کما حقہ اجر وثواب نہ ملے اور اگر وہ اسی کیفیت پر قائم رہے تو یہ ایک طرح کا نفاق ہوگا اور عجب نہیں کہ آخرت میں اس کا ظاہری ایمان اس کے منہ پر مار دیا جائے۔ ہندوستان میں مسلمانوں نے ہمیشہ حلال وحرام کی سرحدوں کو باقی رکھا ہے اور معتبر اور دین دار مسلمانوں نے کبھی غیر مسلم لڑکیوں کو بحیثیت منکوحہ اپنانے کی کوشش نہیں کی، بعض لوگ اکبر کی جودھا بائی سے شادی کا ذکر کرتے ہیں؛ لیکن یہ شادی راجپوتوں کی رضامندی؛ بلکہ رغبت کی بنیاد پر ہوئی تھی، اور اکبر کوئی عالم یا دین دار مسلمان نہیں تھا کہ اس کے عمل کو مسلمانوں کے سر تھوپا جائے، حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی لڑکا یا لڑکی اپنے ضمیر کی آواز پر کسی مذہب کو قبول کر لے اور اپنے ہم مذہب سے نکاح کرنا چاہے تو ہمارے ملک کا قانون اس کی اجازت دیتا ہے اور اس کو تبدیلیٔ مذہب کے لئے شادی نہیں کہا جاسکتا، اگر موجودہ ماحول میں جب کہ مخلوط تعلیم کی اجازت ہے، کوئی اپنی پسند کی بناء پر دوسرے مذہب کی لڑکی یا لڑکے سے رشتہ کرتا ہے تو اس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں، اور کم سے کم ہندوستان میں ایسے واقعات بہت پہلے سے ہوتے آئے ہیں اور اب بھی ہو رہے ہیں، حد تو یہ ہے کہ سنگھ کے اہم لیڈروں کے گھروں میں اس کی مثالیں موجود ہیں؛ مگر ایسی شادیاں مذہب کی اشاعت کے جذبہ سے نہیں ہوتیں؛ بلکہ نفسانی جذبات کے تحت ہوتی ہیں، اس میں ہندو مسلم کا کوئی امتیاز نہیں، ایسے واقعات کو ’’لَو جہاد‘‘ کا نام دینا جھوٹ اور دھوکہ کی بنیاد پر اپنے سیاسی قد کو اونچا کرنا ہے۔ علماء اور خطباء کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ مسلمانوں کی نئی نسل کو نکاح کے سلسلہ میں اسلامی تصورات سے واقف کرائیں اور ایسے واقعات کو روکنے کی کوشش کریں، جن میں ایک مسلمان لڑکا ایک غیر مسلم لڑکی کو بیاہ کر لے آتا ہے، یا مسلمان لڑکی غیر مسلم لڑکے کے ساتھ رشتۂ ازدواج میں بندھ جاتی ہے کہ اس سے مسلم معاشرہ کو نقصان پہنچ رہا ہے، یہ گناہ کی زندگی ہے، شریعت کی نگاہ میں یہ نکاح ہے ہی نہیں اور اس سے معاشرہ کا امن بھی درہم برہم ہوتا ہے، ہاں اگر کوئی ہندو لڑکا یا لڑکی واقعی صدقِ دل سے اسلام قبول کر لے تو یقیناً شرعی طریقہ پر مسلمان لڑکے اور لڑکی کو اس سے نکاح کرنا چاہیے اور اسے اپنے خاندان کا حصہ بنا لینا چاہئے، یہ شریعت کا حکم بھی ہے اور ہمارے ملک کا قانون بھی واضح طور پر اس کی اجازت دیتا ہے۔

نئے چیف الیکشن کمشنر دیانیش کمار کا انتخاب

محمد ہاشم القاسمی
(خادم دارالعلوم پاڑا ضلع پرولیا مغربی بنگال)
موبائل نمبر 9933598528

چیف الیکشن کمشنر راجیو کمار اپنی منصبی مدت بروز منگل 65 سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد 18 فروری کو سبکدوش ہو گئے ہیں، ان کی جگہ گیانش کمار کو نیا چیف الیکشن کمشنر مقرر کر دیا گیا ہے جو 26 جنوری 2029 تک موجودہ حیثیت میں خدمات انجام دیں گے، سی ای سی راجیو کمار نے اپنے الوداعی خطاب میں کہا کہ ’’ہندوستان کا جمہوری نظام اپنی خوبیوں کے ساتھ دنیا کے تمام ممالک کے لیے مشعل راہ ہے، ہمیں اپنی اس ’’سافٹ پاور‘‘ (عزت و وقار کی طاقت) کا فائدہ اٹھانا چاہیے۔‘‘ راجیو کمار نے کہا، ’’میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میں کمیشن کو زیادہ بااختیار، پرعزم اور پیشہ ور ہاتھوں میں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔‘‘ انہوں نے کمیشن کے حوالے سے وقتاً فوقتاً اٹھائے جانے والے سوالات کا بھی ذکر کیا اور کہا، ’’ایک ادارے کے طور پر الیکشن کمیشن پر اکثر غیر منصفانہ الزامات لگتے رہتے ہیں، اور یہ الزامات ان لوگوں کی طرف سے ہوتے ہیں جو انتخابی نتائج کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔‘‘ انہوں نے انتخابات کے بعد کمیشن کو نشانہ بنانے کے بڑھتے ہوئے رجحان کو ایک بڑی تشویش کا موضوع قرار دیا، اور کہا کہ یہ مان لیا گیا ہے کہ اس ادارے کو بڑی آسانی سے قربانی کا بکرا بنایا جاسکتا ہے‘‘ انہوں نے ووٹروں کی اور ان کی بھرپور شرکت، بالخصوص خواتین ووٹروں کی تعریف کی اور کہا کہ انتخابی عمل مزید شمولیت کی طرف بڑھ رہا ہے،‘‘ راجیو کمار نے اپنے دور میں 31 ریاستوں/ مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں انتخابات، صدارتی اور نائب صدر کے انتخابات سن 2022، لوک سبھا انتخابات 2024 اور راجیہ سبھا کی تجدید کے ساتھ ایک مکمل انتخابی چکر مکمل کیا ہے، جو انتخابی انتظام میں ایک نادر اور یادگار کارنامہ ہے، راجیو کمار نے یکم ستمبر 2020 کو الیکشن کمشنر کے طور پر ای سی آئی میں شمولیت اختیار کی تھی اور 15 مئی 2022 کو ہندوستان کے 25 ویں چیف الیکشن کمشنر کے طور پر چارج سنبھالا تھا۔ کمیشن میں ان کی مدت کار 5.4 سال پر محیط ہے، سابق چیف الیکشن کمشنر راجیو کمار پر ان کی پوری مدت کار میں تقریباً تمام پارٹیوں نے مودی سرکار کو فائدہ پہنچانے کے لئے کام کرنے کے الزامات عائد کئے ہیں، ان کے علاوہ ملک کے انتخابات پر نظر رکھنے والے صحافیوں، تبصرہ نگاروں نے بھی ان پر کئی موقعوں پر سنگین الزامات عائد کئے ہیں، پروفیشنلز کانگریس اور ڈاٹا اینالیٹکس کے چیئرمین پروین چکرورتی نے گزشتہ دنوں ایک بیان جاری کیا تھا جس میں مہاراشٹر اسمبلی انتخاب سے متعلق کچھ حقائق سامنے رکھے تھے۔ انھوں نے ریاست میں بالغ شہریوں کا سرکاری ڈاٹا پیش کیا تھا جو کہ ریاست میں ووٹروں کی کُل تعداد سے بہت کم تھی، ڈاٹا پیش کرتے ہوئے پروین چکرورتی نے سوال کیا تھا کہ اگر یہ (نام ہٹانے یا جوڑنے) عمل اتنا ہی مضبوط ہے تو پھر ایسا کیسے ہوا کہ مہاراشٹر میں کُل اہل ووٹروں کی تعداد نریندر مودی حکومت کی اپنی رپورٹ کے مطابق، کُل بالغ (18 سال سے زائد عمر والی) آبادی سے زیادہ معلوم ہوتی ہے؟ پروین چکرورتی کا کہنا تھا کہ راجیو کمار کو بڑی بڑی باتیں کرنے کی جگہ اصلاح سے متعلق اقدام کرنے چاہئیں، کیونکہ یہی ہندوستانی جمہوریت کے مفاد میں ہوگا۔‘‘ دراصل راجیو کمار نے ووٹر لسٹ میں ہیرا پھیری کے الزامات کو خارج کرتے ہوئے 7 جنوری کو منعقد پریس کانفرنس میں کہا تھا کہ مکمل دستاویزات فراہم کرنے، موقع پر پہنچ کر کی گئی تصدیق اور متعلقہ شخص کو سماعت کا موقع دیے بغیر کوئی نام نہیں ہٹایا جا سکتا۔ اسی بیان کو پروین چکرورتی نے مودی حکومت کا ڈاٹا سامنے رکھ کر غلط ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ انھوں نے چیف الیکشن کمشنر کے سامنے یہ سوال داغا تھا کہ کیا الیکشن کمیشن نے مہاراشٹر اسمبلی انتخاب کے لیے مجموعی بالغ آبادی سے زیادہ ووٹرس کا رجسٹریشن نہیں کیا ہے؟ انھوں نے یہ بھی دعویٰ کیا تھا کہ مہاراشٹر اسمبلی انتخاب کے لیے صرف 4 ماہ میں تقریباً 50 لاکھ نئے ووٹروں کا اضافہ ہوا ہے۔ کانگریس لیڈر پروین چکرورتی نے سرکاری اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا تھا کہ 2024 میں مہاراشٹر میں 18 سال سے زیادہ عمر کے لوگوں کی تعداد 54.9 کروڑ ہونے کا اندازہ ہے، لیکن الیکشن کمیشن نے اسمبلی انتخاب کے لیے کُل 7.9 کروڑ ووٹروں کا رجسٹریشن کیا ہے، پروین چکرورتی کا کہنا تھا کہ ایسا لگتا ہے جیسے الیکشن کمیشن نے 16 لاکھ سے زائد ووٹروں کا رجسٹریشن کیا ہے۔ ساتھ ہی وہ کہتے ہیں کہ ملک کی جمہوریت کے مفاد میں یہ ضروری ہے کہ ووٹروں کے بھروسہ کو مضبوط کرنے کے لیے چیف الیکشن کمشنر بڑی بڑی باتیں کرنے اور شاعری کرنے کی جگہ تلخ حقائق کا اعتراف کریں۔ انھیں چاہیے کہ وہ ایک ذمہ دار عوامی خدمت گار کی شکل میں اصلاحی قدم اٹھائیں‘‘۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے نئے چیف الیکشن کمشنر دیانیش کمار کے انتخاب کے لیے کمیٹی کی میٹنگ میں اختلاف ظاہر کیا تھا اور کمیٹی کی تشکیل کو ہی غیر متوازن قرار دیا تھا، وزیر اعظم نریندر مودی، مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اور راہل گاندھی کی موجودگی والی سلیکشن کمیٹی نے سوموار 17 فروری کو نئے الیکشن باڈی کے سربراہ کا انتخاب کرنے کے لیے میٹنگ کی تھی۔ یہ میٹنگ ایسے وقت میں ہوئی تھی جب سی ای سی راجیو کمار ایک دن بعد 18 فروری کو عہدے سے سبکدوش ہو رہے تھے۔ راجیو کمار کی سبکدوشی سے خالی ہونے والی اسامی، متنازعہ چیف الیکشن کمشنر اور دیگر الیکشن کمشنروں کی تقرری، سروس کی شرائط اور میعاد ایکٹ، 2023 کے پارلیامنٹ سے منظور ہونے کے بعد پہلی تقرری ہے۔ نئے قانون کے تحت چیف الیکشن کمشنر اور دیگر الیکشن کمشنروں کی تقرری صدر کی طرف سے سلیکشن کمیٹی کی سفارش پر کی جائے گی، جس میں (1) وزیر اعظم اس کمیٹی کے صدر ہوں گے۔ (2) لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف ممبر ہوں گے اور (3) وزیر اعظم کی جانب سے ممبر کے طور پر نامزد ایک مرکزی کابینہ وزیر ہوں گے، یہ قانون 2023 میں منظور کیا گیا تھا، جس کے چند ماہ بعد سپریم کورٹ کی ایک آئینی بنچ نے فیصلہ دیا تھا کہ ’’الیکشن کمشنروں کی تقرری صدر کے ذریعے وزیر اعظم، لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور چیف جسٹس آف انڈیا پر مشتمل کمیٹی کے مشورے پر کیا جانا چاہیے‘‘۔ تقریباً 30 منٹ تک چلنے والی اس میٹنگ میں حکومت نے اگلے چیف الیکشن کمشنر کے لیے پانچ نام تجویز کیے، جن میں موجودہ الیکشن کمشنر گیانیش کمار بھی شامل ہیں۔ میٹنگ میں شامل ہونے والے لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے سلیکشن کمیٹی کی تشکیل کی مخالفت کرتے ہوئے اسے غیر متوازن قرار دیا اور سپریم کورٹ میں قانون کو چیلنج کیے جانے کا حوالہ دیا اور کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے سے پہلے میٹنگ کا کوئی جواز نہیں، میٹنگ میں وزیر اعظم نریندر مودی نے قائد حزب اختلاف راہل گاندھی سے الیکشن کمشنر کے ناموں کی فہرست دیکھنے کی درخواست کی، لیکن انہوں نے دیکھنے سے انکار کر دیا، جس کے نتیجے میں ایک بار پھر کمیٹی کی تشکیل پر سوال اٹھ کھڑا ہوا ہے، اس کے باوجود سوموار کی رات وزارت قانون نے ایک نوٹیفکیشن جاری کرتے ہوئے گیانیش کمار کو چیف الیکشن کمشنر بنانے کا اعلان کر دیا۔ نوٹیفکیشن میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ آئی اے ایس افسر وویک جوشی (ہریانہ کیڈر) کو الیکشن کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔‘‘ اس سے قبل سوموار کو ایک پریس کانفرنس میں کانگریس پارٹی کے رکن پارلیامنٹ اور سپریم کورٹ کے معروف وکیل ابھیشیک منوسنگھوی نے کہا کہ ’’سلیکشن کمیٹی کی میٹنگ کو ملتوی کر دینا چاہیے تھا کیونکہ اس قانون کو چیلنج کرنے والی عرضی پر سپریم کورٹ میں 19 فروری کو سماعت ہونی ہے۔‘‘ انہوں نے کہا، ’’مودی حکومت کی جانب سے 2023 میں چیف الیکشن کمشنر کے انتخاب کے لیے متعارف کرائے گئے نئے قانون چیف الیکشن کمشنر اور دیگر الیکشن کمشنرز ایکٹ کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے۔‘‘ سنگھوی نے مزید کہا، ’’اب تک سپریم کورٹ نے اس سلسلے میں تین حکم جاری کیے ہیں اور اگلی سماعت 19 فروری کو ہونی ہے۔ اس لیے سی ای سی کے انتخاب پر کانگریس کا موقف بالکل واضح ہے کہ سی ای سی کے انتخاب کے حوالے سے آج کی میٹنگ ملتوی کی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا، مودی حکومت کو سپریم کورٹ میں درخواست دائر کرنی چاہیے کہ چیف الیکشن کمشنر کے انتخاب سے متعلق سماعت جلد کی جائے۔ کانگریس اس میں حکومت کی مکمل حمایت کرے گی‘‘۔ چنانچہ نئے چیف الیکشن کمشنر گیانش کمار اپنے عہدے کا چارج لینے کے بعد، انہوں نے نوجوان ووٹروں سے خاص اپیل کی کہ وہ جمہوری عمل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ انہوں نے کہا، ’’قوم کی تعمیر کی پہلی سیڑھی ووٹ ڈالنا ہے۔ جو بھی 18 سال کی عمر کو پہنچ چکا ہے، اسے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کرنا چاہیے۔ ہندوستان کا الیکشن کمیشن ہمیشہ سے ووٹروں کے ساتھ تھا اور ہمیشہ رہے گا۔‘‘ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار 1988 کے بیچ کے کیرالہ کیڈر کے ریٹائرڈ آئی اے ایس افسر ہیں۔ وہ راجیو کمار کی قیادت میں تین رکنی الیکشن کمیشن کے سب سے سینئر رکن تھے۔ کمیشن کے دوسرے رکن اتراکھنڈ کیڈر کے آئی اے ایس افسر سکھبیر سنگھ سندھو ہیں، جو اپنے عہدے پر برقرار رہیں گے، گیانیش کمار نے مختلف اہم سرکاری عہدوں پر خدمات انجام دی ہیں۔ وہ اس سے قبل پارلیمانی امور اور کوآپریٹو امور کی وزارتوں میں سکریٹری کے طور پر تعینات رہ چکے ہیں۔ وزارت داخلہ میں اپنے دور کے دوران، انہوں نے جموں وکشمیر امور کے انچارج کے طور پر اہم ذمہ داریاں سنبھالیں۔ جب 2019 میں آرٹیکل 370 کو ختم کیا گیا تھا، تو وہ اس وقت وزارت داخلہ میں جموں وکشمیر ڈیسک کے سربراہ تھے۔ گیانیش کمار نے رام جنم بھومی تیرتھ چھیتر ٹرسٹ کی تشکیل میں بھی کلیدی کردار ادا کیا ہے، اس لئے انہیں مودی شاہ کے قریبی مانے جاتے ہیں، کچھ کا تو یہاں تک کہنا ہے کہ راجیو کمار سے 2029 میں مودی، شاہ کی حکومت سازی میں مدد کرنے والی جو چیزیں رہ گئی ہیں اسے پورا کرنے کے لئے ہی انہیں یہ کلیدی عہدہ سونپا گیا ہے، علاوہ ازیں، انہوں نے کیرالہ میں مختلف عہدوں پر بھی خدمات انجام دی ہیں، جن میں ایرناکولم کے ضلع مجسٹریٹ اور کیرالہ اسٹیٹ کوآپریٹو بینک کے مینیجنگ ڈائریکٹر کے عہدے شامل ہیں۔ تعلیمی پس منظر کے لحاظ سے، گیانیش کمار نے انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (آئی آئی ٹی) کانپور سے سول انجینئرنگ میں بی ٹیک کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے آئی سی ایف اے آئی سے بزنس فنانس اور ہارورڈ یونیورسٹی سے ماحولیاتی اقتصادیات کی تعلیم بھی مکمل کی۔ گیانیش کمار نے 15 مارچ 2024 کو الیکشن کمشنر کے طور پر اپنی ذمہ داری سنبھالی تھی۔ اس وقت انہیں اور سکھبیر سنگھ سندھو کو الیکشن کمیشن کے لیے منتخب کیا گیا تھا۔ اب وہ کمیشن کے سربراہ کے طور پر اپنی نئی ذمہ داریاں نبھائیں گے۔ وہ اس سال بہار میں اسمبلی انتخابات اور اگلے سال مغربی بنگال، آسام اور تمل ناڈو میں ہونے والے انتخابات کی ذمہ داری سنبھالیں گے۔ ان کی مدت کار 26 جنوری 2029 تک رہے گی۔ گیانیش کمار کے چار سالہ دور میں 20 ریاستوں اور 1 مرکز کے زیر انتظام علاقے (پڈوچیری) میں انتخابات ہوں گے۔ اس کی شروعات بہار اسمبلی انتخابات سے ہوگی اور آخری انتخابات میزورم میں ہوں گے۔ ادھر سپریم کورٹ نے چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) اور الیکشن کمشنرز کی تقرری کے قانون کو چیلنج کرنے والی درخواستوں پر 19 فروری کی سماعت ملتوی کر دی ہے۔ یہ قانون الیکشن کمشنرز کے انتخاب کے لیے تشکیل دیے گئے پینل سے ہندوستان کے چیف جسٹس کو ہٹانے سے متعلق ہے، جس پر کئی درخواست گزاروں نے اعتراض اٹھایا تھا۔ یہ معاملہ جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس این کوٹیشور سنگھ کی بینچ کے سامنے زیر سماعت تھا۔ سماعت کے دوران سالیسٹر جنرل (ایس جی) سرکار کے سب سے بڑے وکیل تشار مہتا نے عدالت سے درخواست کی کہ سماعت کسی اور دن کے لیے مؤخر کر دی جائے، کیونکہ وہ آج دن بھر آئینی بنچ کے سامنے ایک اہم معاملے میں مصروف ہیں، درخواست گزاروں کی طرف سے سینئر وکیل پرشانت بھوشن نے فوری سماعت پر زور دیا اور اسے پہلے معاملے کے طور پر سننے کی اپیل کی۔ تاہم، عدالت نے واضح کیا کہ وہ پہلے سے زیر سماعت کیس کے بعد ہی اس معاملے پر غور کر سکتی ہے۔ پرشانت بھوشن نے اعتراض اٹھاتے ہوئے کہا کہ سالیسٹر جنرل کی مصروفیات کی وجہ سے کسی بھی معاملے کو غیر معینہ مدت کے لیے مؤخر نہیں کیا جانا چاہیے، کیونکہ سرکاری پینل میں ان کے علاوہ مزید 17 افسران بھی موجود ہیں جو عدالت میں حکومت کا مؤقف پیش کر سکتے ہیں‘‘۔ مگر عدالت نے پرشانت بھوشن کی اس دلیل کو مسترد کرتے ہوئے سالیسٹر جنرل سے کہا کہ وہ اپنی دستیابی سے متعلق آگاہ کریں تاکہ عدالت سماعت کی نئی تاریخ طے کر سکے۔ چونکہ آئینی بنچ کی سماعت پورے دن جاری رہنے کی توقع ہے، اس لیے چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمشنرز کی تقرری کے قانون کو چیلنج کرنے والی درخواستوں پر سماعت کے لیے اگلی تاریخ مقرر کر دی گئی ہے، بعض حوالوں سے یہ خبر بھی آ رہی ہے کہ کھنا اس کیس سے خود کو الگ کر لئے ہیں، اس لئے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ یہ صاف اشارہ ہے کہ ہر جگہ ایک خوف کا سایہ ہے جو کسی بھی سیکولر ملک کے لئے اس کی ریڑھ کی ہڈی پر کاری ضرب ہے۔ ع آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

منی پور: سانپ تو مرا مگر لاٹھی بھی ٹوٹ گئی

ازقلم: ڈاکٹر سلیم خان

دہلی میں زبردست انتخابی کامیابی کے 12 دن بعد حلف برداری کا مہورت تو نکل آیا مگر وزیر اعلیٰ کا نام ہنوز صیغۂ راز میں ہے؟ کیونکہ بی جے پی کو نام کے اعلان سے ناراضی یا بغاوت کا خوف ہے۔ سوال یہ ہے کہ اپنے نظم وضبط کے لیے مشہور آر ایس ایس پر مرکزی حکومت کے باوجود ایسا وقت کیوں آیا؟ اس کا سبب ترجیحات میں تبدیلی ہے۔ سنگھ اب افراد سازی کے بجائے عمارات کی تعمیر اور عیش وعشرت کی جانب متوجہ ہو گیا ہے۔ دہلی کے اندر 1939 میں سنگھ نے اپنا دفتر بنایا تو اس پر ایک منزل چڑھانے میں 33 سال لگے اور دوسری منزل 1980 میں بنائی گئی۔ اس بیچ ذہن سازی اور کارکنان کو نظم وضبط سے آراستہ کرنے کا کام چلتا رہا لیکن پچھلے ۹ سالوں میں دہلی کے اندر پانچ لاکھ مربع فٹ پر محیط تین 12 منزلہ ٹاورز کا عالیشان دفتر 150 کروڑ روپئے کی لاگت سے تعمیر ہو گیا۔ اس شان وشوکت کے باوجود دہلی کے وزیر اعلیٰ نہیں مل رہا ہے۔ آسام میں کام چلانے کے لیے کانگریس سے آدمی لایا گیا اور منی پور میں کانگریس سے آنے والے وزیر اعلیٰ کو ہٹایا تو اس کا متبادل نہیں مل سکا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے سنگھ کو آرام وآسائش کی ایسی شراب پلائی کہ وہ اب ان کے خلاف اُف تک کرنے کی جرأت سے قاصر ہے۔ منی پور کے حوالے سے دنیا بھر کے لوگ حیران ہیں کہ سرسنگھ چالک موہن بھاگوت تو دور دنیا بھر کی سیر کرنے والے وزیر اعظم مودی بھی وہاں کیوں نہیں پھٹکتے؟ اس کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں۔ منی پور کے دگرگوں حالات ان کی نااہلی کے گواہ ہیں اور وہ اپنی ناکامی سے منہ چراتے ہیں۔ ویسے بیرین سنگھ کو نہیں ہٹانا بھی تعجب خیز تھا مگر وہ کام تو بحالتِ مجبوری سہی کرنا پڑ گیا۔ یہ بھی ہوسکتا تھا کہ وزیر اعظم تشدد زدہ ریاست کا دورہ کر کے حالات کے جائزے کا ڈھونگ کرتے اور وزیر اعلیٰ کو ہٹانے کا کریڈٹ لے لیتے مگر انہوں نے ایسا بھی نہیں کیا تو آخر اس فرار کی وجہ کیا ہے؟ اس کا سبب ان کے اندر بیٹھا خوف وہراس ہوسکتا ہے۔ احمد آباد کے اکشر دھام مندر پر جب حملہ ہوا تھا تو گجرات کے سابق وزیر اعلیٰ نے اپنے گھر سے چند قدم کے فاصلے پر واقع مندر میں اس وقت تک جانے کی جرأت نہیں کی تھی جب تک آخری حملہ آور ڈھیر نہیں ہو گیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ چھپنّ انچ کے سینے میں چھپا دل کتنا خوفزدہ ہے۔ خیر بی جے پی کی ڈبل انجن سرکار کے ہوتے منی پور جانے سے ڈر ایک قابلِ توجہ معمہ ہے جسے سلجھایا جانا چاہیے؟ منی پور میں خطرہ باہر نہیں اندر ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ بی جے پی خود اپنی آستین کے سانپ بیرین سنگھ سے ڈری ہوئی ہے کیونکہ اس کے پاس تقریباً ٦ ہزار خودکار اسلحہ سے لیس ایک وفادار مافیا موجود ہے۔ اس مافیا کے خوف سے مودی اور شاہ منی پور کا رخ نہیں کرتے۔ وزیر اعظم تو خیر کبھی گئے ہی نہیں اور وزیر داخلہ نے اپنا پہلا اور آخری دورہ اکیس ماہ پہلے کیا تھا۔ ان مافیا پر فوجی کارروائی کرنا آسان نہیں ہے کیونکہ ایسا کرنے سے بی جے پی کو ووٹ دینے والے میتئی رائے دہندگان کی ناراضی کا خطرہ ہے۔ اس طرح بی جے پی کو خود اپنے بھسما سور کے جال میں پھنس گئی۔ بی جے پی کا طریقۂ کار یہ ہے کہ وہ اپنی ریاستی سرکار کو حزب اختلاف کی پٹائی کے لیے لاٹھی کے طور پر استعمال کرتی ہے۔ وہ اس لاٹھی کو چلانے کے لیے اپنے اپنی آستین میں سانپ پالتی ہے۔ دہلی میں اسی سانپ کی تلاش کا کام جاری ہے۔ بی جے پی نہ تو اپنے سانپ کو مارتی ہے اور نہ لاٹھی کو ٹوٹنے دیتی ہے۔ اسی حکمتِ عملی کا نتیجہ تھا کہ اس قدر تشدد کے باوجود بیرین سنگھ کو سرکار سمیت برداشت کیا گیا لیکن سوال یہ ہے اس ماہ کی ابتداء میں ایسا کیا ہو گیا کہ مکمل چھاپ سانپ بھی مر گیا اور لاٹھی بھی ٹوٹ گئی یعنی بیرین سنگھ کے ساتھ بی جے پی کو اپنی ریاستی سرکار بھی برخواست کرنی پڑی؟ منی پور تشدد کا معاملہ جب عدالتِ عظمیٰ میں پہنچا تو فساد کی تحقیقات کے لیے جوڈیشیل جانچ کا حکم دیا گیا اور لامحالہ وزارتِ داخلہ کو تحقیقاتی کمیشن تشکیل دینا پڑا۔ اس انکوائری کمیشن کے سامنے پچھلے سال ایک حلف نامہ کے ساتھ آڈیو فائل جمع کی گئی۔ یہ 48 منٹ کی ریکارڈنگ وزیر اعلیٰ کی سرکاری رہائش گاہ پر کی گئی تھی۔ اس آڈیو میں ایک جگہ بیرین سنگھ کو یہ کہتے سنا جاسکتا ہے: ’’جب امیت شاہ یہاں آئے، تو انہوں نے پوچھا: ’بیرین جی‘... ’ہاں سر‘... ارے! تم بم مارتا ہے؟ (پیچھے سے ہنسی کی آواز) سب نے سنا! ’بم مارتا ہے؟‘ مطلب اس دن سے ہی انہوں نے (مجھے) بموں کا استعمال بند کرنے کی ہدایت دی۔ مت مارنا، (تم بم کا استعمال کر رہے ہو؟ ان کا استعمال مت کرو) انہوں نے ڈی جی پی اور تمام لوگوں کو بلا کر (ہمیں) ہدایت دی، ’بم کا استعمال مت کرنا۔‘ ان (امیت شاہ) کے جانے کے بعد، میں نے ان سے کہا ’ہوئے! چپکے سے کرنا ہے۔ اوپن (کھلے عام) نہیں کرنا ہے۔ اگر آپ کو مجھ پر بھروسہ نہیں ہے، تو فرنٹ لائن کمانڈوز سے اس بات کی دریافت کر سکتے ہیں۔‘ یہ سب کہنے کے بعد بھی اسے تحفظ دیا گیا تو وہ یہاں تک بول گیا کہ ’’... وہ جنہیں [میتیئی] راجا نے پناہ دی تھی بی وہ وادی میں آ کر حملہ کرنے لگے۔ مجھ پر اس بات کا گہرا اثر ہوا، اس نے مجھے ڈرایا بھی... مجھے ایسا کہنا تو نہیں چاہیے، مگر او پروالا اس بات کا گواہ ہے کہ اگر میں اس کرسی پر نہ بیٹھا ہوتا، قسم سے اگر میں سی ایم نہ ہوتا تو میں نے بم برسائے ہوتے۔ میں صاف صاف کہہ رہا ہوں بم برساتا! ایسے ظالم کو برداشت کرنا بتاتا ہے کہ مودی اور بیرین کا ڈی این اے ایک ہے۔

مہاراشٹر کا MSPSA ایم ایس پی ایس اے: ایک نیا TADA

ازقلم: شیخ سلیم، ویلفیئر پارٹی آف انڈیا

مہاراشٹر اسپیشل پبلک سیکیورٹی ایکٹ (MSPSA) کے مجوزہ قانون پر انسانی حقوق کے کارکنوں، قانونی ماہرین اور سماجی تنظیموں میں زبردست بحث جاری ہے۔ حکومت اسے منظم جرائم، دہشت گردی اور عوامی تحفظ کو لاحق خطرات سے نمٹنے کے لیے ایک ضروری قانون کے طور پر پیش کر رہی ہے، لیکن قانونی ماہرین اور ناقدین کا کہنا ہے کہ اس کے تحت جمہوریت، بنیادی حقوق اور شہری آزادیوں کو شدید خطرہ لاحق ہو جائے ہے۔ خدا نہ خواستہ اگر یہ قانون اپنی موجودہ شکل میں منظور ہو گیا تو یہ مہاراشٹر کے لیے نیا TADA یا POTA بن سکتا ہے، وہی سخت قوانین جو ماضی میں اقلیتوں اور محروم طبقات کے خلاف غلط استعمال کیے گئے تھے۔ ایم ایس پی ایس اے کا سب سے تشویشناک پہلو یہ ہے کہ اس میں ’’غیر قانونی سرگرمیوں‘‘ کی تعریف بہت مبہم اور وسیع ہے۔ یہ قانون سماجی کارکنوں، صحافیوں، طلبہ اور حکومت کے ناقدین کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی فرد کسی احتجاج میں شرکت کرے، حکومت کی پالیسیوں پر تنقید کرے، یا کسی ایسی تنظیم سے وابستہ ہو جو بعد میں ’’غیر قانونی‘‘ قرار دی جائے، تو اسے قانونی نتائج بھگتنے پڑ سکتے ہیں، جن میں قید اور جائیداد کی ضبطی شامل ہے۔ یہ شقیں حکومت کو آزادیٔ اظہار اور اجتماع کو جرم قرار دینے کا اختیار دیتی ہیں، جو بھارتی آئین کے آرٹیکل 19 اور 21 کے سراسر خلاف ہے۔ اس قانون کے تحت حکام کو کسی بھی تنظیم پر پابندی لگانے کا اختیار مل جائے گا، بغیر کسی شفاف قانونی عمل کے، اور اگر کوئی فرد کسی ایسی تنظیم سے وابستہ رہا ہو، چاہے وہ اس کے غیر قانونی قرار دیے جانے سے پہلے ہو، وہ بھی قانونی کارروائی کی زد میں آ سکتا ہے۔ ایم ایس پی ایس اے کا ایک اور خطرناک پہلو یہ ہے کہ ملزمان کے لیے ضمانت تقریباً ناممکن بنا دی گئی ہے۔ ماضی میں یو اے پی اے (UAPA) اور مکوکا (MCOCA) جیسے قوانین کا استعمال مسلمانوں اور دیگر کمزور طبقات کے خلاف کیا گیا، جنہیں سالوں جیل میں رکھا گیا اور بعد میں ناکافی شواہد کی بنا پر رہا کر دیا گیا۔ ایم ایس پی ایس اے بھی اسی راستے پر چلتا نظر آتا ہے، کیونکہ اس میں پولیس کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ کسی بھی فرد کو 180 دن تک بغیر چارج شیٹ داخل کیے حراست میں رکھ سکے۔ یہ دفعہ انصاف کے بنیادی اصولوں اور منصفانہ سماعت کے حق کی سنگین خلاف ورزی ہے، اور اس سے پولیس تشدد، حراستی اذیت، زبردستی اعتراف جرم اور غلط گرفتاریوں کا خطرہ مزید بڑھ جائے گا۔ چھ ماہ جیل میں گزارنے والا شخص، چاہے بعد میں بے گناہ ثابت ہو، اپنی نوکری، خاندان اور سماجی زندگی میں ناقابلِ تلافی نقصان اٹھا چکا ہوگا۔ ایم ایس پی ایس اے کا ماضی کی تاریخوں پر اطلاق ایک اور خطرناک پہلو ہے۔ جمہوری ممالک میں قوانین کا اطلاق عام طور پر ان کی منظوری کے بعد ہوتا ہے، لیکن ایم ایس پی ایس اے کو گزشتہ سرگرمیوں پر بھی لاگو کیا جاسکتا ہے۔ یعنی کوئی ایسا عمل جو ماضی میں قانونی تھا، اس قانون کے نفاذ کے بعد غیر قانونی قرار دے کر اس پر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔ یہ قانونی استحکام اور انصاف کے اصولوں کی خلاف ورزی ہے، اور حکومت کو یہ اختیار دے گا کہ وہ اپنے سیاسی مخالفین یا سماجی کارکنوں کو ماضی کے اعمال کی بنیاد پر سزا دے سکے۔ ماضی میں TADA (1985) اور POTA (2002) جیسے قوانین کا زیادہ تر استعمال دلتوں، آدیواسیوں، مسلمانوں اور زمین، محنت کشوں اور سماجی انصاف کے لیے لڑنے والے کارکنوں کے خلاف کیا گیا تھا۔ ہزاروں بے گناہ افراد ان قوانین کے تحت سالوں تک جیلوں میں بند رکھے گئے، اور آخر کار ناکافی شواہد کی بنا پر بری کر دیے گئے۔ لیکن تب تک ان کی زندگیاں برباد ہو چکی تھیں۔ مہاراشٹر کے موجودہ سماجی و سیاسی حالات کو دیکھتے ہوئے، یہ خدشہ ہے کہ ایم ایس پی ایس اے کا بھی اسی طرح غلط استعمال کیا جائے گا، خاص طور پر کسانوں کے حقوق، جھگی بستیوں اور مزدور یونینز کے لیے آواز اٹھانے والوں کے خلاف۔ یہ قانون UAPA، MCOCA اور NSA جیسے پہلے سے موجود قوانین سے بھی متصادم ہے، جس کی وجہ سے ڈبل سزا (Double Jeopardy) کا خطرہ پیدا ہوتا ہے، یعنی ایک شخص کو ایک ہی الزام کے تحت بار بار سزا دی جاسکتی ہے۔ اگر کوئی فرد پہلے ہی کسی اور سخت قانون کے تحت مقدمے کا سامنا کر رہا ہو، تو ایم ایس پی ایس اے کو اس کے خلاف مزید الزامات عائد کرنے یا اسے غیر معینہ مدت تک حراست میں رکھنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس قسم کی قانونی پیچیدگیوں سے عوام میں خوف اور جبر کا ماحول پیدا ہوگا، اور حکومت کو اپنے مخالفین کو خاموش کرنے کا ایک نیا ذریعہ مل جائے گا۔ یہ قانون ایک ایسے وقت میں متعارف کروایا جا رہا ہے جب طلبہ کارکنوں، صحافیوں، اور کسانوں کی تحریکوں کو ’’ملک دشمن‘‘ اور ’’سیکیورٹی کے لیے خطرہ‘‘ قرار دیا جا رہا ہے۔ اگر ایم ایس پی ایس اے منظور ہو گیا، تو یہ پرامن احتجاجوں کو جرم بنا دے گا، سماجی کارکنوں کو خوفزدہ کرے گا، اور میڈیا کی آزادی پر قدغن لگائے گا، تاکہ حکومت آسانی سے اختلافِ رائے کو دبانے کے لیے اس کا استعمال کر سکے۔ یہ دلیل کہ ’’دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے سخت قوانین ضروری ہیں‘‘ ایک دھوکہ ہے، کیونکہ پہلے سے موجود قوانین پہلے ہی پولیس اور خفیہ ایجنسیوں کو کافی اختیارات دیتے ہیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ایسے قوانین کو چُن چُن کر کمزور اور اقلیتی طبقوں کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے، جبکہ طاقتور افراد ان کی زد میں نہیں آتے۔ یہ قانون پہلی بار جولائی 2024 میں متعارف کروایا گیا تھا اور دسمبر 2024 میں وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے اسمبلی میں دوبارہ پیش کیا۔ لیکن عوامی مخالفت اور انسانی حقوق کے گروپوں، اپوزیشن جماعتوں اور قانونی ماہرین کے احتجاج کے بعد، اس بل کو مشترکہ سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کر دیا گیا۔ فروری 2025 تک، یہ قانون ابھی تک نافذ نہیں ہوا، لیکن اس کا مستقبل غیر یقینی ہے۔ ایسے ظالمانہ قوانین کے ممکنہ غلط استعمال کو دیکھتے ہوئے، تمام اپوزیشن جماعتوں، سماجی تنظیموں اور قانونی ماہرین کو اس کی سخت مخالفت کرنی چاہیے۔ اس قانون کی مبہم دفعات، پولیس کو دیے گئے بے انتہا اختیارات اور عدالتی نگرانی کی کمی اسے جمہوریت اور انسانی حقوق کے لیے براہِ راست خطرہ ہیں۔ بھارت ایک آئینی جمہوریت ہے، پولیس اسٹیٹ نہیں۔ ایسے قوانین جو آزادیٔ اظہار کو دباتے ہیں، اختلافِ رائے کو جرم بناتے ہیں، اور مخصوص طبقات کو نشانہ بناتے ہیں، انہیں ہر صورت چیلنج کرنا چاہیے۔ مہاراشٹر کو ایک اور TADA یا پوٹا کی ضرورت نہیں۔ اسے ایسے قوانین کی ضرورت ہے جو سیکیورٹی اور شہری آزادیوں میں توازن پیدا کریں، اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ قوانین کو عوام کو دبانے کے بجائے انصاف کے قیام کے لیے استعمال کیا جائے۔

اردو یونیورسٹی میں 26 فروری سے بین الاقوامی سماجی علوم کانفرنس

ملک اور بیرون ملک سے مشہور سماجی سائنسدانوں کی شرکت - پروفیسر شاہدہ کا بیان

حیدرآباد، 21 فروری (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے اسکول برائے فنون و سماجی علوم کے ڈین و دو روزہ بین الاقوامی سماجی علوم کانفرنس کی کنوینر پروفیسر شاہدہ نے آج ایک صحافتی بیان میں کہا کہ یونیورسٹی کے اسکول برائے فنون وسماجی علوم کی جانب سے یونیورسٹی کیمپس میں پائیدار ترقی کے اہداف: سماجی علوم کی نئی سرحدیں کے عنوان سے دو روزہ بین الاقوامی سماجی علوم کانفرنس کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ اس کانفرنس میں ملک اور بیرون ملک سے سماجی ماہرین، اساتذہ اور ریسرچ اسکالر شرکت کرتے ہوئے اپنے تحقیقی مقالے پیش کریں گے۔ دو روزہ بین الاقوامی سماجی علوم کانفرنس کی افتتاحی تقریب 26 فروری کو 10 بجے لائبریری آڈیٹوریم میں منعقد ہوگی جس میں بطور مہمان خصوصی برطانوی ڈپٹی کمشنر حیدرآباد جناب گیرتھ وین اووین شرکت کریں گے۔ جبکہ معروف ماہر معاشیات و تلنگانہ پبلک سروس کمیشن کے معزز رکن، پروفیسر عامراللہ خان کلیدی خطاب پیش کریں گے۔ شعبہ تاریخ کے اعزازی پروفیسر، پروفیسر دلیپ کمار اس تقریب کی صدارت کریں گے۔ پروفیسر دانش معین، افتتاحی کلمات اور پروفیسر آمنہ تحسین اظہار تشکر پیش کریں گی۔ افتتاحی تقریب میں اساتذہ اور اسکالر کی بڑی تعداد موجود رہے گی۔ کنوینر کانفرنس محترمہ پروفیسر شاہدہ نے علم نواز شخصیات سے شرکت کی اپیل کی گئی ہے۔

سائنس کے فروغ کے لیے تجسس کا ماحول ضروری

اردو یونیورسٹی میں فزکس کی بین الاقوامی کانفرنس کا افتتاح

حیدرآباد، 21 فروری (پریس نوٹ) سائنس کے فروغ کے لیے تجسس اور تبادلے کا ماحول ضروری ہے اور ICCAAP-25 اس کے لیے بہترین پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر فضل الرحمن، انچارج وائس چانسلر نے کیا۔ وہ شعبہ طبیعیات، اسکول برائے سائنسی علوم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں بین الاقوامی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کو مخاطب تھے۔ بین الاقوامی کانفرنس کا موضوع ایڈوانسز ان اپلائیڈ فزکس-25 (ICCAAP-25) تھا۔ پروفیسر فضل الرحمن نے اپنے خطاب میں سائنسی اختراعات اور علمی فضیلت کو فروغ دینے کے اردو یونیورسٹی کے عزم پر زور دیا۔ افتتاحی سیشن میں ممتاز اسکالرز، محققین اور ماہرین تعلیم نے عملی طبیعیات (اپلائیڈ فزکس) کے شعبے میں ہونے والی تازہ ترین ریسرچ پر تبادلہ خیال کیا۔ مہمان خصوصی، دہلی یونیورسٹی کے شعبہ فزکس اینڈ ایسٹروفزکس کے پروفیسر ایس اے ہاشمی نے اپنی سائنسی تحقیق پر مختصراً گفتگو کی۔ انہوں نے مانو کے خوبصورت کیمپس کی ستائش کی اور کانفرنس کے انعقاد کے لیے آرگنائزنگ ٹیم کو مبارکباد دی۔ جواہر لعل نہرو یونیورسٹی کے اسکول آف فزیکل سائنسز سے تعلق رکھنے والے مہمان خصوصی پروفیسر منیش کمار نے حاضرین سے خطاب کیا اور ڈنسیٹی فنکشنل تھیوری (DFT) پر اپنی تحقیق اظہار خیال کیا۔ پروفیسر محمد رفیق ابوتراب، ہیڈ آف فزکس نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا اور پروفیسر علیم ایچ باشا نے اسکول آف سائنسز کا تعارف کرایا اور بتلایا کہ کانفرنس کے موضوعات طلبہ برادری کے لیے بڑے کارآمد ہیں۔ انہوں نے طلبہ کو کانفرنس میں شامل ہونے اور اس سے مستفید ہونے کی ترغیب دی۔ ڈاکٹر محمد صادق، کنوینر ICCAAP-25 نے کانفرنس کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالتے اس کا ایک جامع جائزہ پیش کیا۔ اور پائیدار توانائی کے آلات پر خصوصی زور دیتے ہوئے فزکس اور میٹریل سائنس کے مختلف ابھرتے ہوئے شعبوں کی جانب توجہ دلائی۔

'ہاؤسنگ جہاد' کا نیا شوشہ یا مسلم ڈویلپرز کے خلاف منظم پروپیگنڈہ؟

سنجے نروپم کے سنگین الزامات، مگر کیا یہ الزامات حقیقت پر مبنی ہیں؟

ممبئی: 21 فروری (آفتاب شیخ) شیوسینا کے ڈپٹی لیڈر سنجے نروپم نے ایک پریس کانفرنس میں دعویٰ کیا کہ ممبئی میں کچھ مسلم ڈویلپرز 'ہاؤسنگ جہاد' کے ذریعے ہندوؤں کو اقلیت میں تبدیل کرنے کی سازش کر رہے ہیں۔ ان کے مطابق، جوگیشوری کے دو ایس آر اے پروجیکٹس میں ہندو باشندوں کی تعداد کم کرنے اور مسلمانوں کو غیر قانونی طور پر بسانے جانے کے شواہد ملے ہیں۔ نروپم نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان منصوبوں کی تفصیلی تحقیقات کرائی جائیں، تاکہ مبینہ بدعنوانیوں کا پردہ فاش ہو سکے۔ تاہم، یہ الزامات کسی ٹھوس ثبوت پر مبنی ہیں یا یہ فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کرنے کی ایک کوشش، یہ ایک اہم سوال ہے۔

الزامات یا حقیقت؟

نروپم کے مطابق، شری شنکر ایس آر اے پروجیکٹ اور اوشیوارا اپرائیڈ ہائٹز-1 اور 2 میں کچھ مسلم ڈویلپرز نے جعلسازی کرکے مسلمانوں کی تعداد بڑھانے کی کوشش کی۔ ان کا دعویٰ ہے کہ بعض افراد کے نام پر غیر قانونی طور پر ایک سے زیادہ مکانات درج کیے گئے، جو ایس آر اے قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ یہ پہلا موقع نہیں جب کسی سیاسی رہنما نے 'ہاؤسنگ جہاد' جیسی اصطلاح استعمال کر کے مذہبی منافرت کو ہوا دینے کی کوشش کی ہو۔ ماضی میں بھی کچھ عناصر نے ممبئی میں مسلمانوں کی رہائش کو متنازع بنانے کے لیے اس قسم کے بیانات دیے، مگر کوئی بھی الزام قانونی جانچ میں ثابت نہیں ہو سکا۔

سیاسی مفادات یا سچائی کی تلاش؟

دلچسپ بات یہ ہے کہ سنجے نروپم کانگریس چھوڑ کر دوبارہ شیوسینا میں شامل ہو چکے ہیں۔ سیاسی مبصرین کے مطابق، یہ بیانات فرقہ وارانہ جذبات کو بھڑکانے اور مخصوص سیاسی مفادات کے حصول کی کوشش ہو سکتے ہیں۔ اگر واقعی کوئی گھوٹالہ ہوا ہے تو کیا اسے صرف مسلم ڈویلپرز سے جوڑنا درست ہوگا؟ کیا شیوسینا کے زیر انتظام بی ایم سی اور ایس آر اے حکام اس مبینہ بدعنوانی میں شامل نہیں؟

تحقیقات ضروری مگر غیر جانبداری کے ساتھ

اگر واقعی کسی ایس آر اے پروجیکٹ میں بے ضابطگیاں ہوئی ہیں تو حکومت کو اس کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرانی چاہیے، مگر اسے ایک مخصوص مذہب سے جوڑ کر فرقہ وارانہ رنگ دینا ناقابل قبول ہے۔ یہ نروپم کو واضح کرنا ہوگا کہ وہ صرف ایک مخصوص طبقے کو نشانہ بنا رہے ہیں یا ان کا مقصد واقعی شفافیت لانا ہے؟ سیاست میں فرقہ وارانہ مسائل کو اچھال کر فائدہ اٹھانے کی روایت نئی نہیں، مگر ممبئی جیسے کاسموپولیٹن شہر میں ایسے بیانات کی حقیقت پرکھنا ضروری ہے، تاکہ سماجی ہم آہنگی کو نقصان نہ پہنچے۔

ٹرمپ کا دھماکا خیز بیان، توپوں کا رخ یوکرین کے صدر کی طرف ہوگیا

امریکہ، 20 فروری (ایجنسیز) ایسا لگتا ہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے یوکرین کے صدر ولودی میری زیلنسکی کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی ہے۔ منگل کی شام پام بیچ میں اپنے فارم ہاؤس پر ایک پریس کانفرنس میں ٹرمپ نے زیلنسکی کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے ایک بار پھر کہا ہے کہ یوکرین کے صدر کی مقبولیت کم ہوگئی ہے۔ ٹرمپ کے مطابق تقریباً تین برس قبل روس کے جامع حملے کی ذمے داری یوکرین پر عائد ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے زیلنسکی اس بات پر نکتہ چینی کر چکے ہیں کہ ان کے ملک کو روس یوکرین جنگ کے حوالے سے روس کے ساتھ کسی بھی مذاکرات سے دور رکھا جا رہا ہے۔ ٹرمپ نے اس نکتہ چینی کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ 'ٹھیک، وہ وہاں تین سال سے تھے...... انھیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا جس سے یہ چیز (جنگ) شروع ہو'۔ ٹرمپ نے مزید کہا کہ "وہ معاہدے تک پہنچ سکتے تھے"۔ امریکی صدر نے کہا کہ اگر جنگ چھڑنے کے وقت وہ اقتدار میں ہوتے تو وہ ایک سمجھوتے تک پہنچ سکتے تھے۔ یہ سمجھوتا یوکرین کو تقریباً تمام اراضی پیش کر دیتا، کسی ہلاکت یا کسی شہر کے تباہ ہوئے بغیر...... میں امن چاہتا ہوں، میں مزید ہلاکتیں نہیں چاہتا"۔ امریکی صدر نے یوکرین میں صدارتی انتخابات کے اجرا کی ضرورت پر زور دیا۔ ماسکو یہ مطالبہ ایک سے زیادہ مرتبہ کر چکا ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ "یہ صرف روس کی بات نہیں، یہ ایسی بات ہے جس کا میں خود اور دیگر ممالک بھی مطالبہ کر رہے ہیں"۔

ریاستی حکومت کو بجٹ کا کم از کم 20 فی صد حصہ تعلیم پر خرچ کرنا چاہیے: ایس آئی او

ممبئی: 21 فروری (پریس نوٹ) اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا مہاراشٹر ساؤتھ زون کی جانب سے ریاستی حکومت کو آئندہ بجٹ کے لئے تجاویزات پیش کی گئیں۔ ایس آئی او نے حکومت مہاراشٹر سے تعلیم کے لئے مختص بجٹ کو 20 فی صد تک بڑھانے کا مطالبہ کیا ہے۔ ساتھ ہی اعلیٰ تعلیم، موجودہ تعلیمی معیار اور خاص طور پر مسلم اور اقلیتی طلباء سے متعلق متعدد تجاویزات پیش کی ہیں۔ آزادی کے سات عشروں بعد بھی ہندوستان میں مسلم معاشرہ مسلسل سماجی، معاشی اور تعلیمی پسماندگی کا شکار ہے۔ مختلف کمیٹیوں سے بشمول منڈل کمیشن (1980)، گوپال سنگھ کمیٹی (1983)، سچر کمیٹی (2006)، کنڈو کمیٹی (2014) اور ڈاکٹر محمود یار حمن کمیٹی (2013) وغیرہ کی رپورٹس سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ مسلم سماج شیڈیول کاسٹ (ایس سی) اور شیڈیول ٹرائبس (ایس ٹی) سے بھی پیچھے ہے۔ ان نتائج کی روشنی میں حکومت کو اس کے لئے ٹھوس اقدامات کرنے چاہئیں۔ اس طرح کے تمام چیلنجوں سے نمٹنے کے لئے اسٹوڈنٹ اسلامک آرگنائزیشن ساؤتھ مہاراشٹر نے مندرجہ ذیل تجاویزات پیش کیں ہیں۔ 1) تعلیم کے شعبے میں ریاستی حکومت بجٹ کو 20 فی صد تک بڑھائے، اچھی اور معیاری تعلیم تک ہر کسی کی رسائی ہو۔ 2) ایس آئی او نے مسلم طلباء کی بنیادی تعلیم اور بڑھتے ڈراپ آؤٹ ریٹ پر حکومت کو متوجہ کرایا۔ ساتھ ہی مہاراشٹر کے اُردو میڈیم اسکولوں کی خستہ حالت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے حکومت مہاراشٹر سے اس پر کوئی ٹھوس قدم لینے کا مطالبہ کیا۔ 3) پیشہ وارانہ تعلیم اور تعلیم میں ٹکنالوجی کے استعمال سے متعلق مانگ کی گئی۔ اے آئی اور ٹکنالوجی کے مختلف ٹولز کے ذریعے تعلیم کو اور مؤثر بنانا۔ ساتھ ہی کالجوں میں کیریئر کاؤنسلنگ سیلز کا قیام کرنا اور ان تمام چیزوں کے لئے حکومت کی جانب سے وافر مقدار میں فنڈ ز مہیا کرنا وغیرہ۔ 4) اقلیتی طلباء کے لئے MANF اور پری میٹرک اسکالرشپس کو بحال کیا جانا چاہیے اور مزید اس طرح کی اسکالرشپس کو متعارف کرایا جانا چاہیے۔ 5) مسلم طلباء کو تعلیم میں عمدہ مواقع اور پبلک سیکٹرز میں روزگار کے لئے 10 فی صد ریزرویشن دیا جانا چاہیے۔ 6) مہاراشٹر میں ایک سینٹرل یونیورسٹی کے قیام کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔ ان تمام تجاویزات کے ساتھ ساتھ طلباء تنظیم نے دیگر مختلف اور تفصیلی تجاویزات پریس کانفرنس میں پیش کیں ہیں۔ ایس آئی او نے تعلیم کے علاوہ بھی کئی اور نکات پر تجاویزات رکھیں ہیں جن میں خاص طور مسلم محلوں کے مینٹیننس سے متعلق مطالبات کئے ہیں۔ جن میں مسلم علاقوں کی اچھی صفائی، گارڈنز اور پارکس، کتب خانے اور اسٹوڈنٹس سینٹرز، کوڑا کرکٹ کا صحیح انتظام وغیرہ شامل ہیں۔ اسی کے ساتھ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ایس آئی او مہاراشٹر ساؤتھ زون کے ریاستی صدر سیماب خان نے کہا کہ مہاراشٹر حکومت کو ترقیاتی کاموں کے لئے فیصلہ کن اقدام کرنا چاہیے۔ جامع پالیسیاں اور مناسب بجٹ کو یقینی بنا کر مسلم طلباء کے لیے مختص کیا جانا چاہیے۔ 2025-26 کے بجٹ میں حکومت ان سفارشات کو ترجیح دیتے ہوئے منصفانہ اور یکسوئی کو فروغ دے سکتی ہے اور ایک ترقی پسند معاشرے کا قیام عمل میں آسکتا ہے جہاں سماج کے ہر طبقے کو برابر کے حقوق حاصل ہوں۔

ہم اتراکھنڈ میں لائے گئے یونیفارم سول کوڈ کے خلاف سپریم کورٹ میں مقدمہ دائر کریں گے

دونوں ایوانوں میں ہم وقف ترمیمی بل کی سخت مخالفت کریں گے۔ انڈین یونین مسلم لیگ قومی صدر کے ایم قادر محی الدین

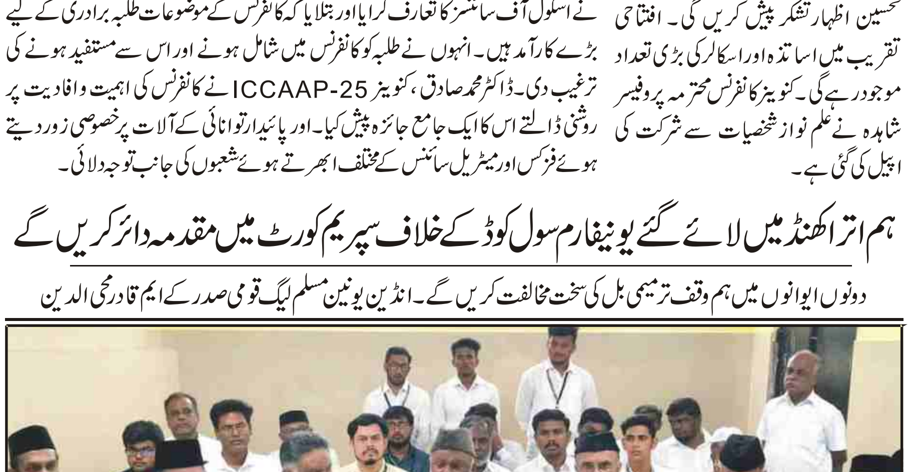

تروچی: 21 فروری (پریس ریلیز)۔ انڈین یونین مسلم لیگ (آئی یو ایم ایل) کے قومی صدر پروفیسر کے ایم قادر محی الدین نے تروچی میں منعقد ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انڈین یونین مسلم لیگ اتراکھنڈ میں متعارف کرائے گئے یونیفارم سول کوڈ کے خلاف سپریم کورٹ میں مقدمہ دائر کرے گی اور دونوں ایوانوں میں ہم وقف ترمیمی بل کی سخت مخالفت کریں گے۔ انڈین یونین مسلم لیگ کی تمل ناڈو شاخ کی جانب سے ریاستی جنرل باڈی کمیٹی کا اجلاس دو روز قبل مدورائی میں منعقد ہوا تھا۔ اس میں مختلف اہم فیصلے کیے گئے ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ انڈین یونین مسلم لیگ کا نیشنل ہیڈ کوارٹر 10 مارچ 1948 سے پتہ 36، مراکیار لیبائی اسٹریٹ، منڈی، چنئی۔ تمل ناڈو پر کام کر رہا ہے۔ اسے امسال اپریل سے ہمارے ملک کی راجدھانی دہلی منتقل کر دیا جائے گا۔ اخباری نمائندوں سے بات کرتے ہوئے انڈین یونین مسلم لیگ کے قومی صدر پروفیسر کے ایم قادر محی الدین نے کہا کہ حال ہی میں ریاست اتراکھنڈ میں یونیفارم سول کوڈ کا نفاذ جو یہ کہہ کر نافذ کیا گیا ہے کہ اس ریاست میں پہاڑی ذات کی 40 فیصد سے زیادہ آبادی پر قانون لاگو نہیں ہوتا ہے۔ صرف دوسروں پر لاگو ہوتا ہے۔ انہوں نے اس سال 27 جنوری سے اس قانون کو نافذ کیا ہے۔ ہم اس قانون کو قبول نہیں کر سکتے کہ انہوں نے یونیفارم سول لا کی آڑ میں پاس کیا اور نافذ کیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ عام شہری قانون نہیں ہے۔ وقف ترمیمی بل پر بات کرتے ہوئے پروفیسر قادر محی الدین نے کہا کہ مرکزی حکومت نے پارلیمنٹ کی لوک سبھا میں اس ایکٹ کے نام سے موجودہ وقف ایکٹ میں 44 ترامیم پیش کیں۔ یہ ترمیمی قانون نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ وہ قانون ہے جو وقف کو مٹا سکتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ حکومت میں شامل تمام اپوزیشن جماعتوں نے اس کی شدید مخالفت کی۔ خاص طور پر، تمل ناڈو میں ڈی ایم کے، کیرالہ میں کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا، اور ہندوستان بھر میں کانگریس پارٹی نے بی جے پی حکومت کی طرف سے لائے گئے مذکورہ وقف ترمیمی ایکٹ کے خلاف لوک سبھا میں زوردار آواز اٹھائی، بعد میں، جے پی سی کمیٹی نے، ممکنہ طور پر بی جے پی ایم پی جگدمبیکا پال کی سربراہی میں، قانون کو لاگو کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں رائے حاصل کرنے کے لیے ہندوستان بھر میں وسیع پیمانے پر سفر کیا اور تجاویز کو پیش کیا ہے۔ پھر بھی انہوں نے اس پر غور نہیں کیا۔ پارلیمانی مشترکہ کمیٹی کی جانب سے پیش کی گئی رپورٹ میں اپوزیشن کی کوئی تجویز شامل نہیں تھی۔ اس پر اپوزیشن جماعتوں نے بھی سخت مخالفت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ مکمل طور پر ہندوستانی آئین کے خلاف ہے۔ پریس کانفرنس کے دوران انڈین یونین مسلم لیگ کے ریاستی جنرل سکریٹری کے ۔اے۔ ایم۔ محمد ابوبکر، ریاستی خزانچی ایم ایس اے۔ شاہجہاں، ریاستی پرنسپل نائب صدر ایم۔ عبدالرحمن، ریاستی سکریٹریز عبدالباسط، ادتھورائی شاہجہاں، ریاستی ڈپٹی سکریٹریز وی ایم فاروق، عبدالرحمن ربانی، تریچی جنوبی ضلع کے صدر کے ایم کے۔ حبیب الرحمن، جنوبی ضلع سکریٹری سید حکیم، شمالی ضلع سکریٹری نظام الدین، ریاستی طلبہ یونین کے صدر انصار علی اور دیگر ریاستی اور ضلعی عہدیداران موجود تھے۔

بھیونڈی میں عبدالملک مومن کی کتابوں کے اجراء کی تیاریاں مکمل

بھیونڈی: 21 فروری (شارف انصاری):- 21 فروری کو ادب بھیونڈی کے زیر اہتمام مرحوم معلم عبدالملک مومن کی دو کتابوں مشاہیر بھیونڈی اور عمرہ و حج کے شب و روز کی تقریب رونمائی 23 فروری بروز اتوار کو منعقد ہوگی۔ اس کے لیے تمام تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ کنوینر محمد شفیع محمود میاں مقری نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ مذکورہ تقریب غلام محمد مومن ویمنس کالج ہال، رئیس ہائی اسکول کیمپس میں صبح 10:30 بجے منعقد ہوگی۔ اس موقع پر کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے سابق صدر محمد اسلم فقیہ تقریب کی صدارت کریں گے، جبکہ مولانا ابو ظفر حسان ندوی، فیاض احمد محمد طاہر مومن اور رحمت اللہ انصاری مہمانان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوں گے۔ تقریب میں ضیاء الرحمن انصاری اور امیر حمزہ ثاقب کتابوں اور مصنف کی خدمات پر گفتگو کریں گے۔ واضح ہو کہ کتاب مشاہیر بھیونڈی شہر کی سماجی، سیاسی، تعلیمی، اور ثقافتی سرگرمیوں پر مشتمل ہے۔ اس میں نامور اشخاص کی تصاویر کے ساتھ تذکرے اور گزشتہ بھیونڈی کی یادگار تصاویر شامل ہیں۔ محمد شفیع محمود میاں مقری نے ادبی و تعلیمی شخصیات اور کتابوں کے شوقین افراد سے اس اہم تقریب میں شرکت کی درخواست کی ہے۔

جمشید پور القاعدہ مقدمہ

مولانا عبدالرحمن کٹکی اور دیگر ملزمین کے مقدمہ میں فریقین کی بحث مکمل، عدالت نے فیصلہ محفوظ کرلیا

جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی نے دو ملزمین کو قانونی امداد فراہم کی

جمشید پور 21/ فروری: مشہور عالم دین مولانا عبدالرحمن کٹکی اور دیگر ملزمین کے خلاف جمشید پور میں قائم مقدمات میں گذشتہ دنوں فریقین کی بحث مکمل ہوگئی جس کے بعد عدالت نے فیصلہ محفوظ کرلیا۔ اس مقدمہ میں جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی نے مولانا عبدالرحمن کے ساتھ ساتھ عبدالسمیع کو قانونی امداد فراہم کی ہے۔ ملزمین کے دفاع میں ایڈوکیٹ بھالے پانڈا اور ایڈوکیٹ دلیپ نے گواہان سے جرح کی اور خصوصی عدالت میں حتمی بحث بھی کی جبکہ ایڈوکیٹ واصف رحمن نے دفاعی وکلاء کی معاونت کی۔ دوران حتمی بحث دفاعی وکلاء نے عدالت کو بتایا کہ ملزمین کے خلاف گواہی دینے کے لیئے استغاثہ نے 15/ گواہان کو پیش کیا لیکن ان کی گواہی ایسی نہیں ہے کہ ملزمین کو سزا دی جاسکے۔ ملزمین کے خلاف ملزم مسعود شیخ کے مبینہ اقبالیہ بیان کے علاوہ کوئی بھی ثبوت استغاثہ پیش نہیں کرسکا ہے۔ دفاعی وکلاء نے عدالت کو مزید بتایا کہ استغاثہ یہ ثابت کرنے میں ناکام ثابت ہوا ہے کہ ملزمین کسی بھی طرح کی سازش میں ملوث تھے اور انہوں نے ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے لیئے نوجوانوں کی ذہن سازی کی تھی۔ دفاعی وکلاء نے عدالت سے ملزمین کو بری کیئے جانے کی درخواست کی اس کے برعکس خصوصی سرکاری وکیل نے عدالت سے ملزمین کو زیادہ سے زیادہ سزا دیئے جانے کی گذارش کرتے ہوئے کہا کہ سرکاری گواہان کے بیانات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملزمین دہشت گردی جیسے سنگین معاملے میں ملوث تھے اور انہوں نے نوجوانوں کو ملک میں دشمن سرگرمیوں میں شامل ہونے کے لیئے رابطہ کیا تھا نیز دہلی مقدمہ میں ملزمین کو ملی سزا اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ ملزمین ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث تھے۔ استغاثہ نے ملزمین پر ممنوعہ تنظیم القاعدہ کے رکن ہونے اور ہندوستان میں دہشت گردانہ کارروائیاں انجام دینے جیسے سنگین الزامات عائد کیئے تھے، ملزمین پر یہ بھی الزام تھا کہ وہ القاعدہ سے جڑنے کے لیئے نوجوانوں کی ذہن سازی بھی کرتے تھے۔ استغاثہ نے ملزمین پر تعزیرات ہند کی دفعات 121/121A/124(A)/120(B)/34، آرمس ایکٹ کی دفعات 25(1-B)A/26/35/25(1-A)، یو اے پی اے قانون کی دفعات 16/17/18/18B/19/20/21/23 کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ ایڈیشنل سیشن جج بملیس کمار سہائے نے فریقین کے دلائل کی سماعت کے بعد فیصلہ محفوظ کرلیا اور فیصلہ ظاہر کیئے جانے کے لیئے 28/ فروری کا دن متعین کیا ہے۔ یہ مقدمہ کئی سالوں سے التواء کا شکار تھا، مقدمہ کی جلد از جلد سماعت کے لیئے سپریم کورٹ سے رجوع کیا گیا تھا جس کے بعد سپریم کورٹ نے نچلی عدالت کو سخت ہدایت دی تھی کہ مقدمہ کی سماعت جلد از جلد مکمل کی جائے، سپریم کورٹ کی مداخلت کے بعد ہی اس مقدمہ کی تیز سماعت ہوئی۔ تفتیشی ایجنسی نے ملزم مولانا عبدالرحمن کٹکی کے خلاف دہلی، جمشید پور اور کٹک میں مقدمات قائم کیئے تھے، دہلی مقدمہ ختم ہو چکا ہے جبکہ جمشید پور مقدمہ میں عدالتی کارروائی مکمل ہوچکی۔ کٹک مقدمہ میں سرکاری گواہان کی گواہی جاری ہے۔ کٹک مقدمہ کی جلد از جلد سماعت مکمل کیئے جانے کا اڑیسہ ہائی کورٹ نے سیشن عدالت کو حکم جاری کیا ہے نیز اڑیسہ ہائی کورٹ میں مولانا عبدالرحمن کٹکی ضمانت پر رہائی کی عرضداشت زیر سماعت ہے۔

گورنر کو مانیک راؤ کوکاٹے کو برطرف کرنا چاہیے، اسمبلی کی رکنیت منسوخ کیا جائے: ہرش وردھن سپکال

بی جے پی حکومت بدعنوان وزراء کا دفاع کر رہی ہے، اپوزیشن اور حکمران جماعت کے لیے الگ الگ انصاف کیوں؟

ممبئی: 21 فروری (آفتاب شیخ) مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے گورنر سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ وزیر زراعت مانیک راؤ کوکاٹے کو فوری طور پر برطرف کریں اور ان کی اسمبلی کی رکنیت منسوخ کریں، کیونکہ عدالت نے انہیں دھوکہ دہی کے جرم میں دو سال قید کی سزا سنائی ہے۔ سپکال نے کہا کہ سابق وزیر اعظم لال بہادر شاستری نے محض ایک ٹرین حادثے کی اخلاقی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے استعفیٰ دیا تھا، مگر بی جے پی حکومت نے تمام اخلاقیات کھو دی ہیں۔ ہرش وردھن سپکال نے مہاراشٹر ایس ٹی ورکرز کانگریس کے زیر اہتمام خون کے عطیہ کیمپ کے دوران میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جب کانگریس رہنما راہل گاندھی کو جھوٹے مقدمے میں سزا ہوئی تو ان کا ایم پی کا درجہ فوراً منسوخ کر دیا گیا، مگر مانیک راؤ کوکاٹے کے معاملے میں الگ رویہ اپنایا جا رہا ہے۔ یہ دوہرے انصاف کی بدترین مثال ہے، جو جمہوریت کے لیے خطرناک ہے۔

شیواجی مہاراج کے ماولے اور آر ایس ایس کے رضا کار برابر نہیں ہو سکتے

گووند گیری مہاراج کے بیان پر ردعمل دیتے ہوئے سپکال نے کہا کہ چھترپتی شیواجی مہاراج کے ماولے سوراجیہ کے لیے لڑنے والے بہادر سپاہی تھے، جبکہ سنگھ کے رضا کاروں کا ان سے کوئی موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔ سنگھ کے نظریے نے ہمیشہ چھترپتی شیواجی اور سنبھاجی مہاراج کے کارناموں کو مسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔ سپکال نے مزید کہا کہ آر ایس ایس، جیرٹاپ پر قبضہ کر کے مہاراج کی علامت کو کمزور کرنے کی سازش کر رہا ہے۔

کمبھ میلے کو سیاسی رنگ دیا جا رہا ہے

مہا کمبھ میلے پر تبصرہ کرتے ہوئے سپکال نے کہا کہ یہ کوئی سیاسی میدان نہیں ہے، لیکن مودی-یوگی حکومت نے اسے انتخابی مہم بنا دیا ہے۔ بدانتظامی کے باعث بھگدڑ میں عقیدت مندوں کی جانیں گئیں، جو ناقابل معافی ہے۔ اگر مناسب انتظامات کیے جاتے تو زائرین کو بہتر سہولیات میسر آتیں۔

ایس ٹی مہاراشٹر کی لائف لائن، حکومت مالی مدد دے

مہاراشٹر ایس ٹی کانگریس کے خون عطیہ کیمپ میں خطاب کرتے ہوئے سپکال نے ایس ٹی بس سروس کی اہمیت اجاگر کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ ایس ٹی کارپوریشن کو مالی امداد فراہم کرے تاکہ رعایتی سہولیات جاری رہ سکیں۔ اس موقع پر مہاراشٹر ایس ٹی کانگریس کے جنرل سکریٹری شری رنگ برگے سمیت دیگر عہدیدار بھی موجود تھے۔

میرے ہسبینڈ کی بیوی کا جائزہ: وہی پرانا ذائقہ نئے انداز میں

جانیں کیسی ہے ارجن کپور، بھومی پیڈنیکر اور راکل پریت کی فلم

ممبئی: 21 فروری (ایم ملک) ارجن کپور، بھومی پیڈنیکر اور راکل پریت، تینوں اچھے اداکار ہیں اور ان کی فلم 'میرے ہسبینڈ کی بیوی' سینما گھروں میں ریلیز ہو چکی ہے۔ یہ فلم وکی کوشل کی 'چھاوا' کی ریلیز کے اگلے ہفتے ہی ریلیز ہوئی ہے۔ اب یہ باکس آفس پر کیسا بزنس کرتا ہے یہ عوام کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن تب تک ہم آپ کو بتا سکتے ہیں کہ ارجن کپور، بھومی پیڈنیکر اور راکل پریت سنگھ کی یہ فلم کیسی ہے؟ تاکہ آپ کے لیے یہ فیصلہ کرنا آسان ہو جائے کہ آپ کو تھیٹر جا کر 'میرے ہسبینڈ کی بیوی' دیکھنا چاہیے یا نہیں۔ مدثر عزیز کی ہدایت کاری میں بننے والی 'میرے ہسبینڈ کی بیوی' 'ایک بار دیکھیں' فلم ہے۔ فلم کامیڈی سے بھرپور ہے۔ لیکن اس میں ایسا کچھ نہیں ہے جو ہم نے پہلے نہ دیکھا ہو۔ ویسے بھی، میکرز نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ 'میرے ہسبینڈ کی بیوی' کے ذریعے وہ ہمیں 90 کی دہائی کی فلموں کی یاد دلانا چاہتے ہیں جنہیں لوگ آج بھی دیکھتے ہیں۔ دو ہفتے قبل ہمیش ریشمیا نے 80 کی دہائی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے 'بداس روی کمار' بھی ریلیز کی تھی۔ لیکن یہ فلم اس فلم سے 10 گنا بہتر ہے اور یہ آپ کو سر درد بھی نہیں دے گی۔ کہانی: انکور چڈھا (ارجن کپور) کی سب سے بڑی پریشانی کا نام پربھلین کور (بھومی پیڈنیکر) ہے۔ پربلن کے ساتھ اس کی شادی ٹوٹنے کے بعد، زندگی اسے دوسرا موقع دیتی ہے اور وہ انتارا کھنہ (رکولپریت) سے پیار کر جاتا ہے۔ لیکن اس دوران ایک حادثے کی وجہ سے پربلن اپنی یادداشت کھو بیٹھتی ہے اور بھول جاتی ہے کہ وہ انکور سے الگ ہو گئی ہے۔ اب ایک طرف انتارا اور دوسری طرف پربلین کے ساتھ، انکور چڈھا ان دونوں میں سے کس کا انتخاب کریں گے؟ یہ جاننے کے لیے آپ کو تھیٹر جا کر 'میرے ہسبینڈ کی بیوی' دیکھنا پڑے گا۔

یہ فلم کیسی ہے؟

'میرے ہسبینڈ کی بیوی' کی سب سے اچھی بات اس کی کامیڈی ہے۔ کامیڈی کی وجہ سے یہ فلم شروع سے آخر تک بور نہیں ہوتی۔ فلم بھی تفریحی ہے۔ لیکن کچھ مناظر کا منطق سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ تمام اداکار فلم کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن یہ فلم اس ٹافی کی طرح ہے، جس کا ذائقہ میٹھا ہے۔ لیکن یہ مزہ نہیں ہے۔ ہدایتکاری: مدثر عزیز اس سے قبل 'میرے ہسبینڈ کی بیوی' جیسی فلمیں بنا چکے ہیں۔ اس نے محبت کی مثلث میں مہارت حاصل کی ہے۔ لیکن جب کوئی ماہر اپنا پراڈکٹ ہمارے سامنے پیش کرتا ہے، تو ہم بھی اس سے 'بہترین' کی توقع رکھتے ہیں۔ لیکن یہاں مدثر عزیز نے ہمارے سامنے ایک 'اوسط' پروڈکٹ پیش کی ہے۔ بھومی اور کارتک کے ساتھ 6 سال قبل بننے والی فلم 'پتی پتنی اور وہ' اور حال ہی میں ریلیز ہونے والی فلم 'میرے ہسبینڈ کی بیوی' کی کہانی میں فرق ضرور ہے، لیکن دونوں فلموں کے سلوک میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ ایک اچھی اسکرین پلے میں لپیٹی گئی ایک متوقع کہانی لیکن لوگوں کا ذائقہ بدل گیا ہے۔ لوگ OTT پر ایسی فلمیں زیادہ دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ اداکاری: ارجن کپور نے 'غریب ہسبینڈ' کا کردار ادا کیا ہے۔ 'سنگھم کی ڈینجر لنکا' کے بعد ان کا بالکل مختلف انداز ظاہر کرتا ہے کہ ارجن ایک ورسٹائل اداکار ہیں اور اگر انہیں صحیح کردار کی پیشکش کی جائے تو وہ اسکرین پر کمال کر سکتے ہیں۔ بھومی اور اس نے اس فلم کے کلائمکس میں بہت اچھی اداکاری کی ہے۔ پربلین کور کے کردار میں بھومی مزے دار ہیں۔ بھومی، جو 'بھکشک' میں ایک ذہین صحافی کا کردار ادا کر رہی ہیں، پربلین کا بلند کردار بھی اتنی ہی شدت کے ساتھ ادا کر رہی ہیں۔ راکل پریت نے بھی اپنے کردار کے ساتھ مکمل انصاف کیا ہے۔ حالانکہ ارجن اور بھومی کے مقابلے ان کے کردار میں کچھ خاص نہیں تھا۔ ہرش گجرال اس فلم کے 'سرپرائز پیکج' رہے ہیں۔ ایک اسٹینڈ اپ کامیڈین سے ایک اداکار میں اس کی تبدیلی حیرت انگیز رہی ہے۔ اپنی بے لوث اداکاری سے انہوں نے ثابت کر دیا کہ وہ ایک اچھے اداکار بھی ہیں۔ اسٹینڈ اپ کامیڈین اداکار انو بھوبسی اور کلّو کے مقابلے میں ہرش کی اسکرین پر موجودگی بہتر ہے۔ ویسے بھی اسٹینڈ اپ کامیڈین کو لے کر چل رہے تنازعات کے بعد یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہرش نے صحیح وقت پر صحیح فیصلہ لیا ہے۔

ایکتا آر کپور: ہندوستانی سینما میں تبدیلی لانے والے تیز ترین پروڈیوسر!

ممبئی: 21 فروری (ایم ملک) تفریحی دنیا میں بہت سے پروڈیوسر آئے اور چلے گئے، لیکن ایکتا آر کپور کا نام ہمیشہ نمایاں اور بلند رہا۔ اس نے نہ صرف خود کو اس صنعت میں برقرار رکھا بلکہ برسوں حکومت بھی کی۔ ان کے تخلیق کردہ شوز، فلمیں اور ڈیجیٹل مواد ہندوستانی ناظرین میں بہت مقبول ہیں۔ اس کا سفر ظاہر کرتا ہے کہ تبدیلی کو اپنانا اور نئی چیزوں کو آزمانا کامیابی کی کنجی ہے۔

ایمی ایوارڈ جیت کر تاریخ رقم کردی

ایکتا کپور نے وہ کام کیا جو اس سے پہلے کوئی ہندوستانی پروڈیوسر نہیں کر سکا تھا - اس نے بین الاقوامی ایمی ایوارڈ جیتا تھا۔ جب بالی ووڈ کے بڑے نام دنیا میں اپنا نام بنانے کی کوشش کر رہے تھے، ایکتا نے ٹیلی ویژن پر سب سے بڑا ایوارڈ جیت کر تاریخ رقم کی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کی کہانیاں نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں اپنا اثر ڈالتی ہیں۔

ہر پلیٹ فارم پر کامیابی

بہت کم پروڈیوسرز ہیں جو ہر قسم کے سامعین کو خوش رکھ سکتے ہیں۔ لیکن ایکتا نے کر دیا۔ انہوں نے ٹی وی پر کیونکی ساس بھی کبھی بہو تھی، کسوٹی زندگی کی، کہانی گھر گھر کی جیسے شوز بنائے جو ہر گھر کا حصہ بن گئے۔ پھر جب اس نے فلموں میں قدم رکھا تو اس نے دی ڈرٹی پکچر، ونس اپون اے ٹائم ان ممبئی، ڈریم گرل، ویرے دی ویڈنگ اور لو سیکس اور دھوکہ جیسی کامیاب فلمیں دیں۔ ہر فلم مختلف انداز میں تھی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ شائقین کے ذوق کے بارے میں بخوبی اندازہ رکھتے ہیں۔

ڈیجیٹل دنیا میں سر فہرست

جب ہندوستان میں اسٹریمنگ پلیٹ فارمز کا دور شروع ہوا تو روایتی ٹی وی پروڈیوسرز کے لیے یہ ایک مشکل وقت تھا۔ لیکن ایکتا نے اسے ایک موقع میں بدل دیا اور اپنا OTT پلیٹ فارم ALT بالاجی لانچ کیا۔ یہاں مختلف قسم کے شوز آئے جیسے اغوا، ٹوٹا ہوا لیکن خوبصورت، دی میر ڈو من، جو بہت مشہور ہوا۔

ہر کہانی کی گہری سمجھ

ایکتا کپور جانتی ہیں کہ ہندوستانی ناظرین کو کیا پسند آئے گا۔ وہ بڑے شہروں کے نوجوانوں کی ترجیحات کے ساتھ ساتھ چھوٹے شہروں کے لوگوں کے جذبات کو بھی سمجھتی ہیں۔ انہوں نے ہر قسم کی کہانیوں پر کام کیا ہے۔ فیملی ڈرامے، رومانوی کامیڈی، ہارر، تھرلر، اور سماجی مسائل سے متعلق کہانیاں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے شوز اور فلموں کو ہر طبقہ کے لوگ پسند کرتے ہیں۔

کامیابی کی چابیاں

ایکتا کپور کی کامیابی کوئی اتفاق نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ آگے کی سوچتی ہے، اچھے ٹیلنٹ کو پہچانتی ہے اور تبدیلی کو اپنانے میں جلدی کرتی ہے۔ جب دوسرے لوگ ڈیجیٹل تبدیلی کے ساتھ جدوجہد کر رہے تھے، ایکتا نے پہلے ہی اس نئے دور کو قبول کرلیا تھا اور OTT پلیٹ فارم پر اپنی گرفت مضبوط کر لی تھی۔

اندرا کالج آف فارمیسی کے طالب علم شیخ سمیر نے قومی سطح کے مقابلے میں دوسرا مقام حاصل کیا

ناندیڑ:20 فروری: یشونت مہاودیالیہ، ناندیڑ میں 20 فروری 2025 کو منعقدہ "قومی سطح کا طلبہ مقابلہ – جدید تصورات" (NSCII-25) میں اندرا کالج آف فارمیسی، وشنوپوری، ناندیڑ کے فارمیسی ڈی (DPharm) کے طالب علم شیخ سمیر شیخ فرید نے دوسرا مقام حاصل کیا۔ شیخ سمیر نے "کیٹس مسیلاج سے بایو پلاسٹک کی ترقی - ایک جدید تحقیقی منصوبہ" کے موضوع پر پوسٹر پیش کیا۔ ان کی رہنمائی انڈیرہ کالج آف فارمیسی کی معاون پروفیسر ڈاکٹر پلوی کامبلے نے کی۔ اس تحقیق سے کیٹس پودے کے قدرتی چپکنے والے مواد کو استعمال کرتے ہوئے بایوڈیگریڈیبل پلاسٹک تیار کرنے کے مواقع کا مطالعہ کیا گیا۔ یہ قومی سطح کا مقابلہ وزیر اعظم اعلیٰ تعلیم مہم (USHA-PM) کے تحت اسپانسر کیا گیا تھا۔ مقابلے میں چار اہم شعبے تھے: انسانی علوم، خالص سائنس، فارمیسی اور میڈیکل سائنس، انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی۔ مجموعی طور پر 130 طلباء نے مختلف جدید تصورات کے ساتھ حصہ لیا۔ اندرا کالج آف فارمیسی کے 10 طلباء نے اس مقابلے میں حصہ لیا۔ سہوگ سیوا بھاوی تنظیم کے سکریٹری ڈاکٹر سنتو کراؤ ہمبرڈے نے طلباء کی تحقیقی صلاحیتوں کی تعریف کی اور اس طرح کی جدید تحقیقی سرگرمیوں کو مزید فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس موقع پر انڈیرہ کالج آف فارمیسی کے پرنسپل ڈاکٹر نوگھرے اور ڈاکٹر گرگاوکر بھی موجود تھے۔ شیخ سمیر کی کامیابی پر کالج میں خوشی کا ماحول ہے، اور کالج کے پروفیسر، غیر تدریسی عملہ اور ہم جماعت طلبہ نے ان کی کامیابی پر انہیں مبارکباد دی۔

اردھاپور میں آج عظیم الشان روزگار میلہ

ایم پی اشوک راؤ چوان اور وزیر بورڈیکر کی شرکت

ناندیڑ- بھوکر کے اے ایس شری جیا چوہان کے ذریعہ اسمبلی انتخابات میں کیئے گئے وعدے کو پورا کرتے ہوئے کل 22 فروری کو اردھاپور میں ایک عظیم الشان روزگار میلہ منعقد کیا جائے گا۔ اردھاپور کے ڈاکٹر شنکر راؤ چوہان کالج کے میدان میں ہونے والے اس اجتماع کی صدارت ریاست کی صحت عامہ، خاندانی بہبود اور خواتین واطفال کی وزیر، بوڈیکر کریں گی۔ اس موقع پر مہمان خصوصی ڈاکٹر منوہر چاسکر، سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر، انا صاحب پاٹل اکنامک ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے چیئرمین نریندر پاٹل اور ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے ہوں گے۔ الیکشن کے دوران اے ایس جیا چوہان نے اپنے دور میں تعلیم اور روزگار پر کام کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس وعدے کو پورا کرنے کے لیے اردا پور میں ایک عظیم الشان روزگار میلے کا انعقاد کیا گیا ہے۔ اس ایونٹ میں ملک بھر کے مختلف شعبوں میں کام کرنے والی 120 سے زائد معروف کمپنیاں شرکت کر رہی ہیں۔ بڑی تعداد میں پڑھے لکھے، بے روزگار نوجوانوں نے ریلی کے لیے آن لائن رجسٹریشن کرائی ہے۔ روزگار میلے کے منتظم شری جے اشوک راؤ چوان نے زیادہ سے زیادہ بے روزگار نوجوانوں سے اس میلے کا فائدہ اٹھانے کی اپیل کی ہے۔

بہار: سہسرام میں امتحان کے دوران نقل سے روکنے پر طلبہ میں فائرنگ، 16 سالہ طالب علم ہلاک

پٹنہ: بہار کے سہسرام میں دسویں جماعت کے امتحان کے دوران نقل سے روکنے پر دو گروہوں کے درمیان شدید جھڑپ ہوگئی، جس میں فائرنگ کے نتیجے میں 16 سالہ طالب علم ہلاک جبکہ ایک دیگر شدید زخمی ہوگیا۔ پولیس نے ایک نابالغ کو اسلحہ سمیت گرفتار کرلیا ہے۔ یہ واقعہ دھوداڑ تھانہ علاقے کے تاراچنڈی کے قریب پیش آیا، جہاں سنت انا ہائی اسکول میں دسویں کے امتحانات جاری تھے۔ ذرائع کے مطابق، امتحانی مرکز میں کچھ طلبہ نقل کرنے کی کوشش کررہے تھے، تاہم جب انہیں آنسر شیٹ دیکھ کر نقل کرنے سے روکا گیا تو وہ مشتعل ہوگئے اور دو گروہوں میں تصادم ہوگیا۔ اس دوران بات اتنی بڑھ گئی کہ فائرنگ شروع ہوگئی، جس میں دو طلبہ کو گولیاں لگیں۔ ہلاک ہونے والے طالب علم کی شناخت 16 سالہ امیت کمار کے طور پر ہوئی ہے، جو کہ شمبھو بیگھا، ڈیہری کے رہائشی منوج یادو کا بیٹا تھا۔ شدید زخمی طالب علم کی شناخت سنجیت کمار کے طور پر کی گئی ہے، جس کی حالت نازک بتائی جارہی ہے۔ دونوں طلبہ ہائی اسکول ڈیہری کے طالب علم تھے اور ان کا امتحانی مرکز سہسرام کے سنت انا ہائی اسکول میں تھا۔ واقعے کے بعد پولیس موقع پر پہنچی اور حالات کو قابو میں کیا۔ پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ایک نابالغ کو اسلحہ سمیت گرفتار کرلیا ہے۔ ہلاک شدہ طالب علم امیت کمار کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے بعد اہل خانہ کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق، ابتدائی تحقیقات میں یہ معلوم ہوا ہے کہ نقل سے روکنے پر طلبہ کے دو گروہوں میں پہلے جھگڑا ہوا، جو بعد میں مار پیٹ اور فائرنگ میں تبدیل ہوگیا۔ مزید تفتیش جاری ہے اور پولیس دیگر ملوث افراد کی گرفتاری کے لیے کارروائی کررہی ہے۔ مقامی افراد کا کہنا ہے کہ حالیہ برسوں میں امتحانات میں نقل ایک بڑا مسئلہ بن چکا ہے، جس کے باعث کئی بار تنازعات بھی دیکھنے کو ملے ہیں۔ ماہرین تعلیم کا کہنا ہے کہ امتحانی مراکز میں سکیورٹی کے سخت انتظامات ہونے چاہئیں تاکہ اس طرح کے پرتشدد واقعات کی روک تھام کی جاسکے۔

محصول کا کام انتظامیہ کو ایک معتبر چہرہ دینا: ایڈیشنل چیف سکریٹری

ریاستی سطح کے کھیلوں کے مقابلے ناندیڑ میں شان وشوکت کے ساتھ شروع

ناندیڑ:21رفروری (ورق تازہ نیوز) کسی بھی ریاست یا ضلع کی شناخت اس کے ریونیو انتظامیہ کے کام کاج سے طے ہوتی ہے۔ ریاست کی انتظامیہ کا انحصار ریونیو ملازمین کی محنت، رویہ اور دیانتداری پر ہوتا ہے۔ ریاست کے محکمہ ریونیو کے ایڈیشنل چیف سکریٹری راجیش کمار نے آج یہاں کہا کہ مہاراشٹر ریونیو ملازمین کے مثبت رویہ اور معیاری کام کی وجہ سے ملک میں مشہور ہوا ہے۔ ناندیڑ میں ریونیو ڈپارٹمنٹ کے ریاستی سطح کے کھیلوں کے مقابلوں کا افتتاح بڑی شان وشوکت کے ساتھ کیا گیا۔ پرچم کشائی سابق وزیر اعلیٰ اور ایم پی اشوک چوہان نے کی۔ محکمہ ریونیو کے ریاستی سطح کے کھیلوں کے مقابلے ناندیڑ میں 21 سے 23 فروری تک منعقد ہو رہے ہیں۔ آج مسٹر اس کا افتتاح گرو گوبند سنگھ جی اسٹیڈیم میں ہوا۔ اس بار رکن اسمبلی ڈاکٹر۔ اجیت گوپچھڑے، ایم پی پروفیسر۔ رویندر چوان، ایم ایل اے پرتاپ راؤ پاٹل چکھلیکر، ایم ایل اے بالاجی کلیانکر، ایم ایل اے جتیش انتاپورکر، ایم ایل اے آنند تڈکے، ایم ایل اے سریجیا چوان، ایڈیشنل چیف سکریٹری راجیش کمار، ڈویژنل کمشنر ڈاکٹر۔ دلیپ گاوڑے، ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ کلکٹر ارون ڈونگرے، جی ایس ٹی جوائنٹ کمشنر ابھجیت راؤت، ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے، جالنا کے ضلع کلکٹر شری کرشناتھ پنچال، ہنگولی کے ضلع کلکٹر ابھینو گوئل، رائے گڑھ کے ضلع کلکٹر کشن جاولے، ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار، ضلع پریشد کے چیف میونسپل کمشنر ڈاکٹر کرنوال، ڈاکٹر کرشنا، ریٹائرڈ ضلع کلکٹر۔ اس موقع پر مہیش ڈوئیفوڈے، ایڈیشنل کمشنر ریونیو نینا بوندرڈے، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر پانڈورنگ بورگاونکر، ایڈیشنل کمشنر پردیپ کلکرنی، نتن مہاجن، اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ کلکٹر انوشکا شرما، میگھنا کاوالی، ریزیڈنٹ ڈپٹی ڈسٹرکٹ کلکٹر مہیش وڈکر اور دیگر موجود تھے۔ راجیش کمار نے اپنے صدارتی خطاب میں اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ یہ مقابلے بارہ سال بعد منعقد ہو رہے ہیں۔ انہوں نے ڈیویژنل کمشنر دلیپ گاوڑے، ناندیڑ کے اس وقت کے ضلع کلکٹر ابھجیت راوت اور ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے کی تعریف کی جنہوں نے ان مقابلوں کی منصوبہ بندی کی، معیاری مقابلوں کے انعقاد کے لیے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ ناندیڑ میں دستیاب کھیلوں کے بنیادی ڈھانچے اور رہائش کی سہولیات کی وجہ سے یہاں نہ صرف آمدنی پیدا کرنے والے بلکہ بین الاقوامی سطح کے مقابلے بھی منعقد کیے جا سکتے ہیں۔ محکمہ ریونیو ریاستی انتظامیہ میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہاں کے افسران اور ملازمین اعلیٰ معیار کے ہیں لیکن مجھے خوشی ہے کہ فائلوں میں اپنی انتظامی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے والے اب فیلڈ میں اپنی مہارت کا مظاہرہ کر سکیں گے۔ سپاہی سے لے کر چیف سیکرٹری تک، ہم سب میدان میں ایک ہو کر کھیلتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی وضاحت کی کہ اس سے ہماری متحد آمدنی میں واضح اضافہ ہوتا ہے۔ اس موقع پر سابق وزیر اعلیٰ اور ایم پی اشوک چوان نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے مہاراشٹر کے محکمہ محصولات کی تمام شعبوں میں ترقی کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ کھیلوں اور ثقافتی مقابلے ملازمین کے ذہنی تناؤ کو دور کرنے میں مفید ہیں۔ تجویز دی گئی کہ ان مقابلوں کے لیے فنڈز کی کمی نہ ہونے کو یقینی بنانے کے لیے انتظامات کیے جائیں۔ اس سے پہلے انہوں نے پرچم کشائی کی۔ کھلاڑیوں کو نظم وضبط اور ٹیم سپرٹ کا حلف بھی دلایا گیا۔ اس موقع پر رکن اسمبلی ڈاکٹر اجیت گوپچھڑے، ایم پی رویندر چوان، ایم ایل اے پرتاپراؤ پاٹل چکھلیکر، ایم ایل اے جتیش انتاپورکر، ایم ایل اے آنند تڈکے، ایم ایل اے بالاجی کلیانکر نے مبارکبادی خطاب کیا۔ اس موقع پر مہاراشٹر اسٹیٹ ریونیو ایمپلائز اسوسی ایشن کے صدر لکشمن نارمار، مہاراشٹر اسٹیٹ تلاٹھی اسوسی ایشن کے نمائندے پوپٹوار، مہاراشٹر اسٹیٹ نایاب تحصیلدار اسوسی ایشن کے صدر کرن امبیکر، مہاراشٹر گزٹیڈ اسوسی ایشن کے نمائندے ڈاکٹر، ڈاکٹر، مہاراشٹر اسٹیٹ ریونیو ایمپلائز اسوسی ایشن کے نمائندے موجود تھے۔ مہاراشٹر اسٹیٹ اپر ڈسٹرکٹ کلکٹر کیڈر دیپالی موتیلے کے نمائندے سچن کھلال نے بھی اجتماع سے خطاب کیا۔ اس موقع پر "مسلسل آمدنی" کے عنوان سے ریاستی سطح کے سووینئر کی نقاب کشائی کی گئی۔ اس مقابلے کے لیے ریاست سے تقریباً 2500 ملازمین ناندیڑ آئے ہیں۔ یہ مقابلہ اگلے 3 دنوں تک ناندیڑ میں منعقد ہوگا، اور کھیلوں اور ثقافتی پروگراموں کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔

وزیر خارجہ جے شنکر نے سلامتی کونسل کی نمائندگی میں تبدیلی کا مطالبہ کیا

جوہانسبرگ ۔ 21 فروری۔ ایم این این۔ جوہانسبرگ میں افتتاحی جی 20 کے وزرائے خارجہ کے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے، وزیر خارجہ کے وزیر جے شنکر شکر نے اس بات پر زور دیا کہ جبر کو بین الاقوامی تعلقات میں کوئی جگہ نہیں ہونی چاہئے اور اس سے زیادہ سے زیادہ کثرت پسندی کی حمایت کی جانی چاہئے، یہ استدلال کرتے ہیں کہ عالمی ترجیحات کو منتخب لوگوں کے ذریعہ نہیں ہونا چاہئے۔ ایام جیشنکر نے کثیر الجہتی کے گہرے تحلیلوں پر روشنی ڈالی، اور کہا کہ اقوام متحدہ اور اس کی سلامتی کونسل جیسے ادارے اکثر تعطل کا شکار رہتے ہیں۔ اس اجلاس کے دوران، جو جوہانسبرگ میں 22-23 نومبر کو مقرر کردہ جی 20 سمٹ سے پہلے، جیشانکر نے بین الاقوامی قانون، خاص طور پر 1982 کے اقوام متحدہ کے قانون کے قانون (UNCLOS) کے کنونشن کی حمایت کی اہمیت کی تصدیق کی۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ معاہدوں کو اعزاز سے نوازا جانا چاہئے، اور جبر سے بچنا چاہئے۔ انہوں نے یہ بھی نشاندہی کی کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے کاموں کو بحال کرنا ناکافی ہے۔ اس کی ساخت اور فیصلہ سازی کے عمل کو اصلاح کی ضرورت ہے۔ عالمی فرقوں کو ختم کرنے کے لئے [illegible] بین الاقوامی [illegible] بنانا چاہئے [illegible] ایجنڈے [illegible] چاہئے۔

'انڈیاز گاٹ لیٹنٹ' تنازع: ملزمان مہاراشٹر سائبر سیل میں بیان ریکارڈ کرائیں گے

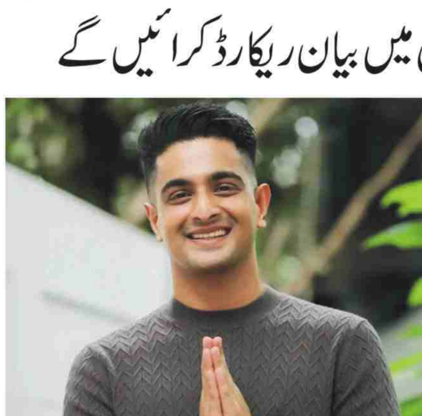

ممبئی: 'انڈیاز گاٹ لیٹنٹ' شو سے جڑے تنازع میں ملوث یوٹیوبرز رنویر الہٰ ا?بادیا، اپوروا مکھیجا اور سمے رینہ ا?ج مہاراشٹر سائبر سیل کے دفتر میں اپنا بیان ریکارڈ کرائیں گے۔ ان تمام افراد نے حکام سے رابطہ کر لیا ہے اور مقررہ وقت پر پیش ہو کر اپنی وضاحت دیں گے۔ مہاراشٹر سائبر سیل نے سمے رینہ کو 18 فروری کو طلب کیا تھا، مگر وہ پیش نہیں ہوئے، جس کے بعد انہیں دوبارہ سمن بھیجا گیا۔ سائبر سیل نے انہیں جلد از جلد پیش ہونے کی ہدایت دی ہے۔ یہ تنازع اس وقت کھڑا ہوا جب 'انڈیاز گاٹ لیٹنٹ' شو میں یوٹیوبر رنویر الہٰ ا?بادیا نے مبینہ طور پر قابل اعتراض تبصرہ کیا، جس کے بعد شو کے میزبان سمے رینہ نے تمام اقساط یوٹیوب سے ہٹا دیں۔ سپریم کورٹ نے رنویر اور ان کے ساتھیوں کو اگلی سماعت تک یوٹیوب یا کسی اور پلیٹ فارم پر شو نشر کرنے سے روک دیا ہے۔ حال ہی میں سمے رینہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کہا تھا، ''جو کچھ ہو رہا ہے، اسے سنبھالنا میرے لیے بہت مشکل ہے۔ میں نے 'انڈیاز گاٹ لیٹنٹ' کے تمام ویڈیوز ہٹا دیے ہیں۔ میرا واحد مقصد لوگوں کو ہنسانا اور ان کے لیے اچھا وقت فراہم کرنا تھا۔ میں تفتیشی ایجنسیوں سے مکمل تعاون کروں گا تاکہ شفاف تحقیقات مکمل ہو سکیں۔'' مہاراشٹر سائبر پولیس نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے شو میں شامل 40 افراد کی شناخت کر لی ہے۔ ان میں جج کے طور پر شریک سدھارتھ تیوتیا (بپا) کو بھی تفتیش کے لیے طلب کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، شو میں شامل دیگر شخصیات کی شناخت کا عمل بھی جاری ہے، جس میں راکھی ساونت، مہیپ سنگھ، دیپک کلال [illegible]

دارالعلوم غوثیہ عربیہ کے جلسہ دستار بندی کا انعقاد

قلمنوری:(راست)18 فروری بعد نماز عشاء قلمنوری میں دارالعلوم غوثیہ عربیہ ناندیڑ روڈ موروواڑی قلمنوری ضلع ہنگولی کا ایک روزہ عظیم الشان سالانہ جلسہ بعنوان عظمت قران کانفرنس وجشن دستار بندی کا انعقاد عمل میں آیا تلاوت قرآن کریم کے بعد ناظم جلسہ مولانا محمد مشرف رضا جمالی آکولہ نے قاری محمد طہران صاحب کو نعت پاک کے لئے مدعو فرمایا جنہوں نے اپنی پیاری آواز میں نعت پاک پیش فرماء اس موقع پر مفتی اعظم اکولہ حضرت مولانا مفتی غلام مصطفیٰ صاحب رضوانی وخلیفہ حضور جمال ملت گلزار احمد رضوی جمالی سورت نے بھی شاندار خطاب فرمایا مولانا محمد شاکر رضوی صاحب مہتمم ادارہ ہذا وجناب ناظم بھائی نے مہمانوں کی گلپوشی فرماء بعدہ میں سرپرست ادارہ ھذا مہمان خصوصی گل گلزار رضویت نواسہ حضور مفتی اعظم ہند پیر طریقت رہبر شریعت حضور، جمال ملت حضرت علامہ مولانا الحاج جمال رضا خان قادری رضوی نوری برکاتی (بریلی شریف) نے انتہائی ایمان افروز خطاب فرمایا اخیر میں صلاۃ وسلام و نیاز کے ساتھ پروگرام کا اختتام عمل میں آیا اس موقع پر حضرت مولانا سید احمد رضا صاحب عمر کھیڑ مولانا مفتی محمد رفیق صاحب برکاتی مفتی عبدالعظیم رضوی امجدی صاحب مولانا مفتی سید احمد علی مصباحی ناندیڑ حافظ قاری محمد ضمیر احمد صاحب واشم حافظ وقاری سید شبیر صاحب نقشبندی عمر کھیڑ حافظ وقاری مفتی سہیل رضا صاحب ازہری فاضل مصر عمر کھیڑ حافظ قاری مولاعلی صاحب رضوی حافظ فیروز خان رضوی ناندیڑ فاضل مصر مفتی عبدالحفیظ صاحب قلمنوری، خطیب شہر حضرت مولانا عبدالکریم صاحب رضوی قلمنوری حضرت حافظ وقاری مفتی شجاعت اللہ صاحب برکاتی قلمنوری حضرت مولانا منظور احمد صاحب قلمنوری حافظ قاری محمد ایوب رضا صاحب جمالی اکولہ ، حضرت حضرت حافظ وقاری محمد شفیق رضا صاحب جمالی ملکاپور، حضرت حافظ وقاری اظہر صاحب برکاتی قلمنوری حضرت حافظ قاری غلام حسنین رضا صاحب قلمنوری حافظ قاری محمد راشد صاحب اشرفی قلمنوری حضرت حافظ قاری محمد توفیق صاحب برکاتی قلمنوری حافظ وقاری عبدالعلیم صاحب قلمنوری حافظ محمد حنیف رضا صاحب قلمنوری مولانا محمد اقبال رضوی صاحب قلمنوری مولانا محمد سجاد رضا صاحب قلمنوری حافظ قاری محمد اسلم رضا صاحب قلمنوری حافظ و قاری محمد ندیم صاحب قلمنوری حافظ وقاری سید سلیم صاحب عیسی پور حافظ محمد یونس رضا ہیورہ روہیلا واشم حافظ محمد جاوید رضا صاحب نوری جمالی عمر کھیڑ حافظ وقاری محمد زاہد رضا صاحب عمر کھیڑ وکثیر تعداد میں علماء کرام موجود تھے اس موقع پر آٹھ طلبہ کرام کی دستار بندی کی گی اور انہیں شعبہ حفظ وقرات ومولوی کی سند سے نوازا گیا اساتذہ مدرسہ حافظ وقاری محمد ایوب رضا صاحب حافظ وقاری محمد سراج رضا صاحب حافظ وقاری محمد انوار الدین صاحب وحافظ و قاری ارمان رضا صاحب کا بھی خصوصی تعاون رہا ۔مولانا محمد شاکر رضوی ناظم اعلی و صدر وارا کین دارالعلوم غوثیہ عربیہ قلمنوری ضلع ہنگولی کی محنتوں سے یہ پروگرام کامیاب ہوا

مصطفیٰ حسین سروری کا انتقال

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) مصطفیٰ حسین سروری عرف کمال سروری کا اج 21 فروری بروز جمعہ کو جالنہ میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم کے برادر خورد تجمل حسین سروری نے اس افسوسناک خبر کی اطلاع دیتے ہوئے کہا کہ ان کے بڑے بھائی مصطفیٰ سروری گزشتہ کئی دنوں سے علیل تھے۔ ان کی نماز جنازہ اج بعد نماز جمعہ نورانی مسجد جالنہ میں پڑھی گئی اور تدفین شیر شاہ سوری قبرستان میں عمل میں ائی۔ پروردگار عالم سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور روز محشر ان کا نامہ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں دے اور ان کے اہل خاندان کو صبر وجمیل عطا فرمائے۔

امیر وحدت اسلامی ہند ضیاء الدین صدیقی کو صدمہ جانکاہ

اورنگ آباد:21 /فروری۔(ورق تازہ نیوز) یہ خبر انتہائی افسوس کے ساتھ دی جاتی ہے کہ جناب ضیاء الدین صدیقی صاحب صدر مسلم نمائندہ کونسل (امیر وحدت اسلامی ہند) کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ آج بتاریخ 21 فروری 2025 بعد نماز جمعہ جامع مسجد بڑی لائن اورنگ آباد میں ادا کی گئی۔ اور تدفین اسی سے متصل قبرستان میں عمل میں آئی۔ اللہ کریم والدہ محترمہ کی مغفرت فرمآ اوران کو جنت الفردوس میں اعلی سے اعلی مقام عطا فرمائے اور وارثین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

موٗظف انچارج معلّمہ رؤف آپا کا انتقال پُرملال

نہایت ہی افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ آج مؤرخہ 21 فروری 2025 بروز جمعہ کو شیخ محمد محسن الدّین (احسن میڈکل، اسلام پورہ، ناندیڑ) کی والدہ محترمہ اور ناندیڑ کے معروف تعلیمی ادارہ مدینۃ العلوم ہائی اسکول کی موٗظف معلّمہ رؤف آپا کا آج دوپہر 4:30 بجے بقضائے الٰہی انتقال ہوچکا ہے۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)۔ مرحومہ، قدیم گنج، ناندیڑ کی معروف شخصیت محمد فصیح الدّین صاحب مرحوم کی حقیقی بہوتھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، انھیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔ مرحومہ انتہائی ملنسار، خوش گفتار اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ انشاء اللہ! مرحومہ کی نماز جنازہ کل بتاریخ 22 فروری 2025 بروز ہفتہ بوقت صبح 10 بجے مسجد غازی فتح جنگ خان نواب، قدیم گنج، ناندیڑ میں ادا کی جائیگی اور تدفین متصل قبرستان میں ادا کی جائے گی۔

بی جے پی نے پہلے دن سے دہلی کے عوام کو دھوکہ دینا شروع کر دیا: آتشی

نئی دہلی: عام آدمی پارٹی کی سینئر لیڈر اور سابق وزیر اعلیٰ آتشی نے الزام لگایا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے دہلی میں حکومت سنبھالتے ہی عوام کو دھوکہ دینا شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے انتخابات سے قبل جو وعدے کیے تھے، ان میں سے ایک بھی پورا نہیں کیا گیا، جس سے دہلی کے عوام خاص طور پر خواتین کو شدید مایوسی ہوئی ہے۔ آتشی نے جمعرات کو ایک ویڈیو پیغام جاری کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی اور وزیر اعظم نریندر مودی نے انتخابی مہم کے دوران دہلی کی خواتین سے وعدہ کیا تھا کہ کابینہ کی پہلی ہی میٹنگ میں انہیں 2500 روپے ماہانہ دینے کی اسکیم کو منظوری دی جائے گی لیکن آج بی جے پی حکومت کی پہلی کابینہ میٹنگ میں اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا، جو عوام کے ساتھ ایک بڑا دھوکہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے بھی آج صبح اس وعدے کو دہرایا تھا کہ پہلی کابینہ میٹنگ میں خواتین کے لیے 2500 روپے ماہانہ دینے کا فیصلہ کیا جائے گا لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔ آتشی نے کہا کہ ایک خاتون وزیر اعلیٰ ہوتے ہوئے بھی ریکھا گپتا نے خواتین کے ساتھ دھوکہ کیا، جو انتہائی افسوسناک ہے۔ عام آدمی پارٹی کی لیڈر نے کہا کہ دہلی کے عوام کو بی جے پی سے کوئی امید نہیں رکھنی چاہیے کیونکہ اس پارٹی کی تاریخ جھوٹے وعدوں اور عوام کو گمراہ کرنے پر مبنی ہے۔

ممبئی کے اوول، آزاد اور کراس میدانوں کے لیز کی تجدید کے لیے جامع پالیسی بنائی جائے

ریاست میں کھیل کے میدانوں کا استعمال صرف کھیل کے لیے ہونا چاہیے

نائب وزیر اعلیٰ کی محصول، کھیل، عوامی تعمیرات اور شہری ترقیاتی محکمے کو ہدایت

ممبئی: ریاستی حکومت کی پالیسی کھیلوں کے فروغ اور کھلاڑیوں کی فلاح و بہبود کی ہے۔ ممبئی کے اوول میدان، آزاد میدان اور کراس میدان کی کلبوں کے ساتھ لیز تجدید کے لیے محصول، کھیل، عوامی تعمیرات اور شہری ترقیاتی محکموں کو باہمی اشتراک سے ایک جامع اور مخصوص پالیسی بنانے کی ہدایت آج نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے دی ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے واضح طور پر کہا ہے کہ کسی بھی صورت میں کھیل کے میدانوں کا استعمال صرف کھیلوں کے لیے ہی ہونا چاہیے۔ ممبئی کے آزاد میدان، اوول میدان اور کراس میدان کھیلوں کے لیے انتہائی اہم میدان ہیں، جہاں روزانہ ہزاروں کھلاڑی مختلف کلبوں کے ذریعے تربیت حاصل کرتے اور پریکٹس کرتے ہیں۔ ان تینوں میدانوں کی ملکیت محصول محکمے کے پاس ہے، جبکہ کھیل محکمے کے ذریعے انہیں کھیل کلبوں کو لیز پر دیا جاتا ہے۔ اس وقت ان میدانوں میں 60 سے زیادہ کلب کھلاڑیوں کو تربیت اور دیگر سہولیات فراہم کررہے ہیں۔ تاہم ان کلبوں کی لیز ختم ہوچکی ہے اور اس کی تجدید کے لیے محصول، کھیل، عوامی تعمیرات اور شہری ترقی کے محکمے کو مشترکہ طور پر ایک جامع پالیسی تیار کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ یہ نئی [illegible]

انہوں نے تاکید کی ہے کہ ان سہولیات کی تعمیر اس انداز میں ہو کہ کھیل کے میدان کی خوبصورتی متاثر نہ ہو اور کھلاڑیوں کی پریکٹس میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ انہوں نے زور دیا کہ کھیل کے میدانوں کا استعمال صرف اور صرف کھیل کے لیے ہی کیا جائے۔ واضح رہے کہ اس تعلق سے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کی صدارت میں منترالیہ میں ایک اجلاس منعقد کیا گیا، جس میں وزیر کھیل دتاتریہ بھرنے (ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے)، خواتین واطفال بہبود کی وزیر ادیتی ٹٹکرے، محکمہ مالیات کے ایڈیشنل چیف سکریٹری او پی گپتا، ممبئی میونسپل کارپوریشن کے کمشنر بھوشن گگرانی (ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے)، محکمہ کھیل کے ایڈیشنل چیف سکریٹری انیل ڈگیکر، شہری ترقیات کے پرنسپل سکریٹری ڈاکٹر کے ایچ گووند راج، عوامی تعمیرات (سڑک) کے سکریٹری سداشیو سالنکھے، محکمہ کھیل کے کمشنر ہیرالال سونوَ نے (ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے)، منصوبہ بندی محکمے کے جوائنٹ سکریٹری دیپک دیسائی، محصول محکمے کے ڈپٹی سکریٹری دھننجے نکم، شہری ترقیات محکمے کے جوائنٹ سکریٹری نرمل کمار چودھری، قانون و انصاف محکمے کی ڈپٹی سکریٹری منیشا کدم، ممبئی کے [illegible] دیگر افسران موجود تھے۔

پرنٹر پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4 بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔